Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ — قادیان

بدر

The weekly BADR Qadian

جلد 63

شمارہ 39

ایڈیٹر: منصور احمد

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ: سالانہ 550 روپے

بیرونی ممالک: بذریعہ ہوائی ڈاک 50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن، 80 کینیڈین ڈالر یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

29 ذوالقعدۃ 1435 ہجری 25 تبوک 1393 ہش 25 ستمبر 2014ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

جب تک زندہ خدا کی زندہ طاقتیں انسان مشاہدہ نہیں کرتا شیطان اُس کے دل میں سے نہیں نکلتا اور نہ سچی توحید اُس کے دل میں داخل ہوتی ہے اور نہ یقینی طور پر خدا کی ہستی کا قائل ہوسکتا ہے۔ اور یہ پاک اور کامل توحید صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ملتی ہے۔

(ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

وہ لوگ جو اس غلط خیال پر جمے ہوئے ہیں کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لاوے یا مرتد ہو جائے اور توحید پر قائم ہو اور خدا کو واحد لاشریک جانتا ہو وہ بھی نجات پا جائے گا اور ایمان نہ لانے یا مرتد ہونے سے اس کا کچھ بھی حرج نہ ہوگا جیسا کہ عبدالحکیم خان کا مذہب ہے ایسے لوگ درحقیقت توحید کی حقیقت سے ہی بے خبر ہیں۔ ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ یوں تو شیطان بھی خدا تعالیٰ کو واحد لاشریک سمجھتا ہے۔ مگر صرف واحد سمجھنے سے نجات نہیں ہوسکتی بلکہ نجات تو دو امر پر موقوف ہے۔

(۱) ایک یہ کہ یقین کامل کے ساتھ خدا تعالیٰ کی ہستی اور وحدانیت پر ایمان لاوے۔

(۲) دوسرے یہ کہ ایسی کامل محبت حضرت احدیّت جلّ شانہٗ کی اُس کے دل میں جاگزین ہو کہ جس کے استیلا اور غلبہ کا یہ نتیجہ ہو کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت عین اُس کی راحتِ جان ہو جس کے بغیر وہ جی ہی نہ سکے اور اس کی محبت تمام اغیار کی محبتوں کو پامال اور معدوم کردے یہی توحید حقیقی ہے کہ بجز متابعت ہمارے سیّد و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حاصل ہی نہیں ہوسکتی۔ کیوں حاصل نہیں ہو سکتی؟ اِس کا جواب یہ ہے کہ خدا کی ذات غیب الغیب اور وراء الوراء اور نہایت مخفی واقع ہوئی ہے جس کو عقول انسانیہ محض اپنی طاقت سے دریافت نہیں کرسکتیں اور کوئی برہان عقلی اس کے وجود پر قطعی دلیل نہیں ہوسکتی کیونکہ عقل کی دوڑ اور سعی صرف اِس حد تک ہے کہ اس عالم کی صنعتوں پر نظر کرکے صانع کی ضرورت محسوس کرے مگر ضرورت کا محسوس کرنا اور شئے ہے اور اس درجہ عین الیقین تک پہنچنا کہ جس خدا کی ضرورت تسلیم کی گئی ہے وہ درحقیقت موجود بھی ہے یہ اور بات ہے۔ اور چونکہ عقل کا طریق ناقص اور ناتمام اور مشتبہ ہے اسلئے ہر ایک فلسفی محض عقل کے ذریعہ سے خدا کو شناخت نہیں کرسکتا بلکہ اکثر ایسے لوگ جو محض عقل کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کا پتہ لگانا چاہتے ہیں آخر کار دہریہ بن جاتے ہیں۔ اور مصنوعات زمین و آسمان پر غور کرنا کچھ بھی اُن کو فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ اور خدا تعالیٰ کے کاملوں پر ٹھٹھا اور ہنسی کرتے ہیں اور اُن کی یہ حجت ہے کہ دنیا میں ہزارہا ایسی چیزیں پائی جاتی ہیں جن کے وجود کا ہم کوئی فائدہ نہیں دیکھتے اور جن میں ہماری عقلی تحقیق سے کوئی ایسی صنعت ثابت نہیں ہوتی جو صانع پر دلالت کرے بلکہ محض لغو اور باطل طور پر اُن چیزوں کا وجود پایا جاتا ہے۔ افسوس وہ نادان نہیں جانتے کہ عدم علم سے عدم شے لازم نہیں آتا۔ اِس قسم کے لوگ کئی لاکھ اِس زمانہ میں پائے جاتے ہیں جو اپنے تئیں اول درجہ کے عقلمند اور فلسفی سمجھتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے وجود سے سخت منکر ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ اگر کوئی عقلی دلیل زبردست اُن کو ملتی تو وہ خدا تعالیٰ کے وجود کا انکار نہ کرتے۔ اور اگر وجود باری جلّ شانہٗ پر کوئی بُرہان یقینی عقلی اُنکو ملزم کرتی تو وہ سخت بے حیائی اور ٹھٹھے اور ہنسی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے وجود سے منکر نہ ہوجاتے۔ پس کوئی شخص فلسفیوں کی کشتی پر بیٹھ کر طوفان شبہات سے نجات نہیں پاسکتا بلکہ ضرور غرق ہوگا اور ہرگز ہرگز شربت توحید خالص اُس کو میسر نہیں آئے گا۔ اب سوچو کہ یہ خیال کس قدر باطل اور بدبودار ہے کہ بغیر وسیلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے توحید میسر آسکتی ہے اور اس سے انسان نجات پاسکتا ہے۔ اے نادانو! جب تک خدا کی ہستی پر یقین کامل نہ ہو اُس کی توحید پر کیونکر یقین ہو سکے۔ پس یقیناً سمجھو کہ توحید یقینی محض نبی کے ذریعہ سے ہی مل سکتی ہے جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے دہریوں اور بدمذہبوں کو ہزارہا آسمانی نشان دکھلا کر خدا تعالیٰ کے وجود کا قائل کردیا اور اب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور کامل پیروی کرنے والے اُن نشانوں کو دہریوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ بات یہی سچ ہے کہ جب تک زندہ خدا کی زندہ طاقتیں انسان مشاہدہ نہیں کرتا شیطان اُس کے دل میں سے نہیں نکلتا اور نہ سچی توحید اُس کے دل میں داخل ہوتی ہے اور نہ یقینی طور پر خدا کی ہستی کا قائل ہوسکتا ہے۔ اور یہ پاک اور کامل توحید صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ملتی ہے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 116 تا 118 روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 119 تا 121)

123 واں جلسہ سالانہ قادیان 26-27 اور 28 دسمبر 2014ء کو منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 123 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے لئے مورخہ 26-27 اور 28 دسمبر 2014ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کرکے تیاری شروع کردیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ قادیان)

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افراد خاندان پر اخبار ''منصف'' حیدرآباد کے اعتراضات کا جواب

قسط: 30

روزنامہ ''منصف'' حیدرآباد میں حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افرادِ خاندان کے خلاف افترا اور بہتان طرازیوں پر مشتمل دلآزار مضامین جو محمد متین خالد کے نام سے شائع ہوتے رہے، ان گالیوں کا جواب حوالہ بخدا!

آج کل حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے عقائد کو توڑ مروڑ کر عوام الناس کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور ''قادیانیت اپنے آئینہ میں'' عنوان کے تحت مضامین شائع کیے جارہے ہیں۔ ان مضامین کی حقیقت ظاہر کرنے کیلئے جواب بھجوایا جاتا ہے تو فائل کر دیا جاتا ہے۔ ''منصف'' کو اپنے اس انصاف کا بھی دُنیا میں نہیں تو خدا تعالیٰ کی عدالت میں ضرور جواب دہ ہونا پڑے گا۔ بہرحال سو سال سے اِن گھسے پٹے اعتراضات کا جواب دیا جاتا رہا ہے، ایک مرتبہ پھر ہم اپنے ہفت روزہ اخبار ''بدر'' میں شائع کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ''منصف'' کی دُھول سے ہمارے سادہ لوح مسلمان بھائیوں کی آنکھیں صاف فرماوے آمین! (مدیر)

پسر خامس کی پیشگوئی پر اعتراض

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بکثرت نیک، صالح، متقی اور پرہیزگار اولاد کی خوشخبریاں دیں جو اپنے اپنے وقت پر لفظاً لفظاً پوری ہوئیں۔ چنانچہ ان پیشگوئیوں کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آپ کو 5 بیٹوں اور 5 بیٹیوں سے نوازا۔

ان دس بچوں میں سے 3 بیٹوں اور 2 بیٹیوں نے لمبی عمر پائی اور باقی بچے کم عمری میں فوت ہوئے۔ لمبی عمر پانے والے بیٹوں میں اگر حضرت مرزا مبارک احمد صاحب کو بھی شامل کرلیا جائے تو یہ چار ہوجاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لمبی عمر پانے والے چار بیٹوں کے علاوہ ایک پانچویں بیٹے کی بھی بشارت دی تھی جو بظاہر بطور آپ کی اولاد نرینہ کے پیدا نہیں ہوا۔ اس پر اعتراض کرتے ہوئے معترض نے لکھا:

''ماہ جنوری 1903ء میں مرزا کی اہلیہ امید سے تھی، اس مناسبت سے مرزا نے ایک پیشن گوئی کی جس کے الفاظ یہ ہیں: ''سب تعریف خدا کو ہے جس نے مجھے بڑھاپے میں چار لڑکے دیئے اور پانچویں کی بشارت دی۔'' (مواہب الرحمن ص 139) لیکن اس بشارت خداوندی کے خلاف مرزا کے گھر 28 جنوری 1903ء کو لڑکی پیدا ہوئی جو چند ماہ بعد فوت ہوگئی۔ مرزا نے حسب دستور کہا کہ موجودہ حمل کی تخصیص نہ تھی۔ یعنی آئندہ کسی وقت پانچواں لڑکا پیدا ہوگا۔ مگر وائے ناکامی کہ 26 مئی 1908ء کو مرزا کا وقت موعود آ پہنچا مگر اس کے یہاں کوئی لڑکا نہ ہوا۔''

(اخبار منصف 10 جنوری 2014)

یہ کہنا کہ چونکہ آپ کی اہلیہ امید سے تھیں اس مناسبت سے آپ نے پیشگوئی کردی، غلط ہے۔ کوئی شخص اپنی ذاتی اٹکل بازی سے یہ نہیں کہہ سکتا کہ میرے ہاں بیٹا پیدا ہوگا۔ بیٹا کیا وہ تو یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ آیا وضع حمل خیر و عافیت سے ہوجائے گا اور زچہ بچہ دونوں صحیح سلامت رہیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کے متعلق کی جانے والی پیشگوئیوں کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ ان کا آغاز اُس وقت ہوا جب کہ ابھی آپ کی شادی بھی نہیں ہوئی تھی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''عرصہ تخمیناً اٹھارہ برس کا ہوا ہے (یعنی 1881 میں۔ ناقل) کہ میں نے خدا تعالیٰ سے الہام پاکر چند آدمیوں کو ہندوؤں اور مسلمانوں میں سے اِس بات کی خبر دی کہ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا ہے کہ: اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَسِيْنٍ

یعنی ہم تجھے ایک حسین لڑکے کے عطا کرنے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ میں نے یہ الہام ایک شخص حافظ نور احمد امرتسری کو سنایا جو اب تک زندہ ہے اور بباعث میرے دعویٰ مسیحیت کے مخالفوں میں سے ہے اور نیز یہی الہام شیخ حامد علی کو جو میرے پاس رہتا تھا سنایا اور دو ہندوؤں کو جو آمد و رفت رکھتے تھے یعنی شرمپت اور ملاوامل ساکنانِ قادیان کو بھی سنایا اور لوگوں نے اس الہام سے تعجب کیا کیونکہ میری پہلی بیوی کو عرصہ بیس سال سے اولاد ہونی موقوف ہوچکی تھی اور دوسری کوئی بیوی نہ تھی لیکن حافظ نور احمد نے کہا کہ خدا کی قدرت سے کیا تعجب کہ وہ لڑکا دے۔ اس سے قریباً تین برس کے بعد ...... دہلی میں میری شادی ہوئی اور خدا نے وہ لڑکا بھی دیا اور تین اور عطا کئے۔'' (تریاق القلوب صفحہ 34 روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 200-201)

پھر اپنی مبشر اولاد کے الٰہی وعدوں کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں:

''قریباً چودہ برس (1885ء ناقل) کا عرصہ گزرا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ میری اس بیوی (حضرت ام المؤمنین نصرت جہاں بیگم صاحبہ۔ ناقل) کو چوتھا لڑکا پیدا ہوا ہے اور تین پہلے موجود ہیں اور یہ بھی خواب میں دیکھا تھا کہ اس پسر چہارم کا عقیقہ بروز دوشنبہ یعنی پیر ہوا ہے۔ اور جس وقت یہ خواب دیکھی گئی تھی اس وقت ایک بھی لڑکا نہ تھا۔ یعنی کوئی بھی نہیں تھا اور خواب میں دیکھا تھا کہ اس بیوی سے میرے چار لڑکے ہیں اور چاروں میری نظر کے سامنے موجود ہیں.......

یہ پیشگوئی بڑی بھاری تھی کہ اس چودہ برس کے عرصہ میں یہ پیشگوئی کہ چار لڑکے پیدا ہوں گے اور پھر چہارم کا عقیقہ پیر کے دن ہوگا۔ انسان کو یہ بھی معلوم نہیں کہ اس مدّت تک چار لڑکے پیدا ہوسکیں، زندہ بھی رہیں۔ یہ خدا کے کام ہیں مگر افسوس کہ ہماری قوم دیکھتی ہے پھر آنکھ بند کرلیتی ہے۔''

(مکتوب مورخہ 27 جون 1899ء بنام سیٹھ عبد الرحمن صاحب مدراسی، مکتوبات احمد جلد دوم صفحہ 397 مکتوب نمبر 68)

تعجب ہے کہ یہ تمام پیشگوئیاں بڑی آب و تاب کے ساتھ پوری ہوئیں مگر دل کے اندھوں کو سچائی کا یہ نور نظر نہ آیا۔

دوسرے یہ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے کبھی اس حمل سے پیدا ہونے والے بچے کو پسر خامس قرار نہیں دیا بلکہ آپ کو تو اس بچے کی ولادت سے پہلے ہی اس کے زندہ نہ رہنے کے متعلق الہام ہوچکا تھا۔ چنانچہ 21 اور 28 جنوری 1903ء کو آپ کو الہام ہوا غَاسِقُ اللّٰہِ۔ اس کے معنے حضورؑ نے یہ بیان فرمائے کہ:

''مجھے اس کے یہ معنی معلوم ہوئے ہیں کہ جو بچہ میرے ہاں پیدا ہونے والا ہے وہ زندہ نہ رہے گا۔''

(اخبار البدر جلد 2 نمبر 1،2 مورخہ 23-30 جنوری 1903 صفحہ 8)

نیز آپؑ نے اس الہام کے ایک معنے ابتلا کے بھی لئے ہیں جو مخالفین کی طرف سے اُٹھنا تھا چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

''میں نے اس سے پیشتر خیال کیا تھا کہ چونکہ عنقریب گھر میں وضع حمل ہونے والا ہے تو شاید مولود کی وفات پر یہ لفظ دلالت کرتا ہے مگر بعد میں غور کرنے سے معلوم ہوا کہ اس سے مراد ابتلا ہے۔ اجتہادی امور ایسے ہی ہوا کرتے ہیں کہ اول خیال کسی اور طرف چلا جاتا ہے۔ غرضیکہ اس کے معنے ہوئے کہ خدا کی طرف سے کوئی امر بطور ابتلاء کے ہے اور اس سے جماعت کا ابتلاء مراد نہیں ہے بلکہ منکرین کا جو کہ جہالت، نادانی، افترا سے کام لیتے ہیں۔'' (اخبار البدر جلد 2 نمبر 6 مورخہ 27 فروری 1903 صفحہ 43)

پھر حضرت اماں جان نے بھی ایک رات قبل خواب دیکھا تھا کہ ان کے ہاں مردہ بچہ پیدا ہوا ہے۔ (ایضاً)

حضرت مسیح موعودؑ کے یہ دونوں اجتہاد اور حضرت اماں جان کا خواب بعینہ درست ثابت ہوئے۔

صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ 28 جنوری 1903ء کو پیدا ہوئیں اور 3 دسمبر 1903ء کو فوت ہوئیں۔ (اخبار الحکم، غیر معمولی پرچہ 3 دسمبر 1903)

آپ کی وفات کے بعد آج تک منکرین جہالت، نادانی اور افترا سے کام لے رہے ہیں اور شور مچاتے ہیں کہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی فاعتبروا یا اولی الابصار۔

پسر خامس یا نافلہ موعود:

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ آپ نے پانچویں بیٹے کی پیشگوئی کی تھی وہ پوری نہیں ہوئی۔ اس ضمن میں یاد رکھنا چاہئے کہ معترض کا مقصد چونکہ حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں کو جھٹلانا تھا اس لئے اس نے اس پیشگوئی کے ایک ہی پہلو کو بیان کیا اور جن پہلوؤں سے پیشگوئی سچی ثابت ہوتی تھی ان کو ظاہر نہ کیا۔ اب اسے بد دیانتی نہ کہیں تو اور کیا کہیں!

حقیقت یہ ہے کہ یہ پیشگوئی اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ پوری ہوئی۔ معترض نے جو مواہب الرحمن کا حوالہ دیا ہے اس کے اصل الفاظ یہ ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَھَبَ لِیْ عَلَی الْکِبَرِ اَرْبَعَۃً مِّنَ الْبَنِیْنَ وَاَنْجَزَ وَعْدَہٗ مِنَ الْاِحْسَانِ وَبَشَّرَنِیْ بِخَامِسٍ فِیْ حِیْنٍ مِّنَ الْاَحْیَانِ۔ یعنی حمد خدا را کہ در حالت کلاں سالی چار فرزند موافق وعدہ خود بداد وبشارت بہ پسر پنجم نیز داد''

(مواہب الرحمن ص 139 روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 360)

اس پانچویں پسر کے متعلق 26 دسمبر 1905ء کو الہام ہوا: ''اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَّكَ۔ نَافِلَةً مِنْ عِنْدِیْ'' (اخبار البدر جلد 1 نمبر 41 مورخہ 29 دسمبر 1905ء صفحہ 2)

پھر مارچ 1906ء کو دوبارہ یہ الہام ہوا فرمایا:

''چند روز ہوئے یہ الہام ہوا تھا: ''اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَّكَ ممکن ہے کہ اس کی تعبیر یہ ہو کہ محمود کے ہاں لڑکا ہو کیونکہ نافلہ پوتے کو بھی کہتے ہیں۔'' (اخبار البدر جلد 2 نمبر 14 مورخہ 5/اپریل 1906 صفحہ 2)

چنانچہ عین ان الٰہی بشارات اور آپ کی بیان کردہ تعبیر کے مطابق حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے ہاں 26 مئی 1906ء کو صاحبزادہ مرزا نصیر احمد صاحب پیدا ہوئے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے انہیں ''وَبَشَّرَنِیْ بِخَامِسٍ'' والی پیشگوئی کا مصداق قرار دیتے ہوئے فرمایا:

''خدا نے نافلہ کے طور پر پانچویں لڑکے کا وعدہ کیا تھا جیسا کہ .... کتاب مواہب الرحمن کے صفحہ 139 میں اس طرح پر یہ پیشگوئی لکھی ہے:

وَبَشَّرَنِیْ بِخَامِسٍ فِیْ حِیْنٍ مِّنَ الْاَحْیَان

یعنی پانچواں لڑکا جو چار سے علاوہ بطور نافلہ پیدا ہونے والا تھا اُس کی خدا نے مجھے بشارت دی کہ وہ کسی وقت ضرور پیدا ہوگا اور اس کے بارہ میں ایک اور الہام بھی ہوا کہ جو اخبار البدر اور الحکم میں مدت ہوئی کہ شائع ہوچکا ہے اور وہ یہ ہے کہ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَافِلَةً لَّكَ نَافِلَةً مِنْ عِنْدِیْ۔ یعنی ہم ایک اور لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں کہ جو نافلہ ہوگا یعنی لڑکے کا لڑکا یہ نافلہ ہماری طرف سے ہے چنانچہ قریباً تین ماہ کا عرصہ گذرا ہے کہ میرے لڑکے محمود احمد کے گھر میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام نصیر احمد رکھا گیا۔ سو یہ

(باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

خدا کی محبت ہی وہ مقام ہے جس سے روحانی حیات ملتی ہے۔ حقیقی روحانی زندگی کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر لبّیک کہنا ضروری ہے۔

دنیا کو روحانی زندگی بخشنے کے لئے اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور پیروی میں بھیجا ہے۔

آپ کا یہ دعویٰ کہ میں دنیا کو زندگی دینے آیا ہوں بڑی شان سے پورا ہوا اور ہو رہا ہے۔
لوگوں کو روحانی زندگی اب آپ کے ذریعہ سے ہی مل رہی ہے اور مل سکتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کا یہی وعدہ ہے کہ آپ غالب آئیں گے۔ آپ کے ماننے والے ترقی کرتے چلے جائیں گے انشاء اللہ۔ خلافت کا نظام آپ کے بعد آپ کے کام کو جاری رکھنے کے لئے چلتا چلا جائے گا۔ کوئی اور نظام اگر اس کے مقابل پر اٹھے گا تو ناکام ونامراد ہوگا۔

خلافت وہ انعام ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتا ہے۔ چھین کر نہیں لیا جاتا۔ ظلم کر کے نہیں حاصل کیا جاتا۔ معصوموں کو زندہ درگور کر کے نہیں حاصل کیا جاتا۔ ظالمانہ طریقے پر قتل کر کے اس نظام پر قبضہ نہیں کیا جاتا۔ یہ تو زندگیاں دینے کا ذریعہ ہے نہ کہ زندگیاں لینے کا۔ جو خدا تعالیٰ کی تائید اور مدد کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

دنیا کے مختلف ممالک میں ایسے لوگ ہیں جو احمدیت اور حقیقی اسلام کے پیغام کو سمجھ کر اپنی روحانی زندگی کا سامان کر رہے ہیں۔ یہ کام سوائے اللہ تعالیٰ کی مدد کے ہو ہی نہیں سکتا۔

دائمی روحانی زندگی کے لئے قربانیاں تو ساتھ ساتھ چلتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ بعض دفعہ ہر قربانی کے لئے تیار رہنے والوں کو بغیر قربانی کے ہی اس قدر نواز دیتا ہے کہ انسان دنگ رہ جاتا ہے۔

غلبہ انشاء اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کا مقدر ہے اور بحیثیت فرد جماعت اس بات کو ہر ایک سمجھے کہ اس غلبے میں مَیں نے بھی حصہ ڈالنا ہے۔ دنیا کی نجات میرے ذریعہ سے ہونی ہے اور اس کے لئے میں نے اپنا کردار ادا کرنا ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 15/اگست 2014ء بمطابق 15 ظہور 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 29/اگست 2014 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ (انفال: 25) کہ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اللہ اور رسول کی بات پر لبّیک کہو۔ جب وہ تمہیں بلائے تا کہ تمہیں زندہ کرے۔

اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو زندگی دینے کے لئے بھیجتا ہے۔ ان یعنی مومنوں کے بارے میں فرمایا کہ ان کی موت کو زندگی عطا کرنے کے لئے بھیجتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم کے ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ یہ زندگی روحانی زندگی ہے نہ کہ ظاہری موت سے زندگی۔ یہاں ایک صداقت کا بھی اظہار ہے کہ مومن کو ہمیشہ نبی کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی اصلاح کے سامان کرتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہماری زندگی کے سامان کئے اور ایک کامل اور مکمل شریعت قرآن کریم کی صورت میں نازل فرمائی۔ اور اس پر عمل کرنے کا کامل نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بنایا جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب رہنے والوں نے محسوس کیا اور محسوس کرتے تھے۔ جو جتنا زیادہ آپ کے قریب تھا اتنا ہی زیادہ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عملی نمونے کا حسن نکھر کر واضح ہوتا تھا اور آپ کی بیویاں آپ کے اس حسن عمل کی سب سے زیادہ گواہ ہو سکتی تھیں اور تھیں۔ تبھی تو جب سوال کرنے والے نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کیسے تھے؟ آپ کے اخلاق کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰن۔ آپ کا خُلق قرآن تھا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 8 صفحہ 144 حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا حدیث نمبر 25108 عالم الکتب بیروت 1998ء)

جو کچھ اس میں یعنی قرآن کریم میں ہے اس کا عملی نمونہ آپ تھے۔

پس انبیاء کا وجود دنیا میں نمونہ ہوتا ہے۔ یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ ان کے وجود یا ان کے نمونے سے کسی کو ٹھوکر لگے۔ یہاں اس آیت میں اللہ اور رسول کو اکٹھا کر کے اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ جو اللہ کہتا ہے وہی اس کے رسول کہتے اور کرتے ہیں۔ پس اگر روحانی زندگی چاہتے ہو تو آنکھیں بند کر کے رسول کے پیچھے چل پڑو۔ اس کی اتباع کرو۔ اس کے حکموں پر عمل کرو۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تو یہ بھی فرمایا کہ اگر تم خدا تعالیٰ کی محبت چاہتے ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ضروری ہے اور خدا کی محبت ہی وہ مقام ہے جس سے روحانی حیات ملتی ہے، روحانی زندگی ملتی ہے۔ پس حقیقی روحانی زندگی کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر لبّیک کہنا ضروری ہے۔ اور جب تک ایک مسلمان کہلانے والا حقیقی رنگ میں اس بات کو نہیں مانتا جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان الفاظ میں اعلان کروائی کہ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران: 32)۔ پس میری اتباع کرو تو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔ اس وقت تک ایک مسلمان کہلانے والا حقیقی متبع اور مومن نہیں کہلا سکتا۔ اور آپ کی اتباع کے لئے آپ کے نمونے کی لکھی ہوئی تفصیل جیسا کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا قرآن کریم کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہے۔ یہ قرآن کریم ہی ہے جو کہتا ہے کہ کسی قوم

کی دشمنی بھی تمہیں ناانصافی پر مجبور نہ کرے۔ یہ قرآن کریم ہی ہے جو کہتا ہے کہ بلا وجہ کسی کا خون نہ بہاؤ۔ یہ قرآن کریم ہی ہے جو کہتا ہے مخلوق کے حقوق ادا کرو۔ یہ قرآن کریم ہی ہے جو کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃٌ للعالمین ہیں جو بلا تخصیص مذہب وملّت ہر ایک کے لئے رحمت ہیں۔ رحمانیت اس بات کا ہی تقاضا کرتی ہے کہ وہ بلا تخصیص ہو۔

غرض کہ جیسے جیسے قرآن کریم کو پڑھتے جائیں اس میں ہر قسم کی رہنمائی اور ہدایت ملتی چلی جاتی ہے۔ پس قرآن کریم تو ہر اس شخص کے اعتراض کو ردّ کرتا ہے جو آجکل کے مسلمانوں کے غلط عمل دیکھ کر غیر مسلم یا معترضین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام پر کرتے ہیں کہ یہ زندگی ہے؟ تم کہتے ہو کہ رسول زندگی دینے والا ہے لیکن کیا یہ زندگی ہے جو دینے کے لئے تمہارا رسول اور تمہارا دین آیا ہے؟ انبیاء تو زندگیاں دیتے ہیں لیکن مسلمانوں کے تو عمل بھی مردہ ہیں اور عملاً بھی انسانی زندگی کے خاتمے میں یہ پڑے ہوئے ہیں۔ معصوموں بیواؤں کے قتل ہو رہے ہیں۔

مجھ سے اگر کوئی پوچھے، کئی دفعہ لوگ مجھ سے سوال کرتے ہیں۔ احمدیوں سے بھی پوچھتے ہیں تو مَیں یہی کہا کرتا ہوں کہ تمہارے اس اعتراض کا جواب تو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول چودہ سو سال پہلے اسلام کے ابتدا میں ہی قرآن کریم میں سورۃ جمعہ کی ان آیات میں دے چکے ہیں کہ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۗ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (الجمعة:3-4) کہ وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی اسے مبعوث کیا ہے جو ابھی ان سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا اور صاحب حکمت ہے۔

پس یہ جہالت اور گمراہی جو اس وقت کے مسلمانوں کے عمل سے ظاہر ہو رہی ہے وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھی اور اس کے دُور کرنے کے لئے اور اصل زندگی بخش پیغام دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا تھا اور اب یہ زندگی بخش پیغام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے اس کو پھیلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا ہے اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آکر جماعت احمدیہ مسلمہ یہ پیغام پہنچا رہی ہے اور اس کی ذمہ داری ہے کہ یہ پہنچائے۔

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان حالات کے بارے میں، ان لوگوں کے بارے میں، ان علماء کے بارے میں جو آجکل یہ حرکتیں کر رہے ہیں واضح فرما دیا کہ یہ لوگ آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہیں جو علماء بنے پھرتے ہیں۔ فتنوں کی اور فسادوں کی یہ لوگ آماجگاہ بن جائیں گے۔

(الجامع لشعب الایمان للبیھقی جلد سوم صفحہ 317 فصل قال وینبغی لطالب العلم...باب نشر العلم والا یمنعہ اھلہ...حدیث نمبر 1763)

اور اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود کا نزول ہوگا جو زندگی بخشے گا۔

پس ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نے یہ دعویٰ کیا کہ میں زندگی بخشنے آیا ہوں اور آپ کے ماننے والوں نے یہ زندگی پائی۔ پس یہ اعتراض کہ کیا یہ رسول ہے جو زندگی دینے والا ہے؟ یہ ختم ہو جاتا ہے کیونکہ آپ نے اور اللہ نے پہلے ہی فرما دیا تھا کہ یہ حالات ہوں گے۔ یہ پیغام تو زندگی بخش ہے اور رہے گا۔ یہ رسول تو زندگی بخش ہے اور ہمیشہ تا قیامت رہے گا لیکن اس پر عمل کرنے والے اس کی پیروی کرنے والے نہیں ہوں گے اور ایسے حالات میں پھر اللہ تعالیٰ آپ کی کامل اتباع اور پیروی میں مسیح موعود کو بھیجے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

"وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ اِس آیت کے معنی یہ ہیں کہ کمال ضلالت کے بعد ہدایت اور حکمت پانے والے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور برکات کو مشاہدہ کرنے والے صرف دو ہی گروہ ہیں۔ اوّل صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے سخت تاریکی میں مبتلا تھے اور پھر بعد اس کے خدا تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے زمانہ نبوی پایا اور معجزات اپنی آنکھوں سے دیکھے اور پیشگوئیوں کا مشاہدہ کیا اور یقین نے ان میں ایک ایسی تبدیلی پیدا کی کہ گویا صرف ایک روح رہ گئے۔ دوسرا گروہ جو بموجب آیت موصوفہ بالا صحابہ کی مانند ہیں مسیح موعود کا گروہ ہے۔ کیونکہ یہ گروہ بھی صحابہ کی مانند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کو دیکھنے والا ہے اور تاریکی اور ضلالت کے بعد ہدایت پانے والا۔ اور آیت آخَرِيْنَ مِنْهُمْ میں جو اس گروہ کو مِنْهُمْ کی دولت سے یعنی صحابہ سے مشابہ ہونے کی نعمت سے حصہ دیا گیا ہے۔ یہ اسی بات کی طرف اشارہ ہے یعنی جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات دیکھے اور پیشگوئیاں مشاہدہ کیں ایسا ہی وہ بھی مشاہدہ کریں گے اور درمیانی زمانہ کو اس نعمت سے کامل طور پر حصہ نہیں ہوگا۔ چنانچہ آج کل ایسا ہی ہوا کہ تیرہ سو برس بعد پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا دروازہ کھل گیا اور لوگوں نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا......"۔

پھر آپ فرماتے ہیں:

"......طاعون کا پھیلنا اور حج سے روکے جانا بھی سب نے بچشم خود ملاحظہ کر لیا۔ ملک میں ریل کا تیار ہونا اونٹوں کا بیکار ہونا یہ تمام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات تھے جو اس زمانے میں اس طرح دیکھے گئے جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے معجزات کو دیکھا تھا۔ اسی وجہ سے اللہ جل شانہ نے اس آخری گروہ کو مِنْهُمْ کے لفظ سے پکارا تا یہ اشارہ کرے کہ معائنہ معجزات میں وہ بھی صحابہ کے رنگ میں ہی ہیں۔ سوچ کر دیکھو کہ تیرہ سو برس میں ایسا زمانہ منہاج نبوۃ کا اور کس نے پایا۔ اس زمانے میں جس میں ہماری جماعت پیدا کی گئی ہے کئی وجوہ سے اس جماعت کو صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشابہت ہے۔ وہ معجزات اور نشانوں کو دیکھتے ہیں جیسا کہ صحابہ نے دیکھا۔ وہ خدا تعالیٰ کے نشانوں اور تازہ بتازہ تائیدات سے نور اور یقین پاتے ہیں جیسا کہ صحابہ نے پایا۔ وہ خدا کی راہ میں لوگوں کے ٹھٹھے اور ہنسی اور لعن طعن اور طرح طرح کی دل آزاری اور بدزبانی اور قطع رحم وغیرہ کا صدمہ اٹھا رہے ہیں جیسا کہ صحابہ نے اٹھایا۔ وہ خدا کے کھلے کھلے نشانوں اور آسمانی مددوں اور حکمت کی تعلیم سے پاک زندگی حاصل کرتے جاتے ہیں جیسا کہ صحابہ نے حاصل کی۔ بہتیرے ان میں سے ایسے ہیں کہ نماز میں روتے اور سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کرتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم روتے تھے"۔

(ایام الصلح روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 305-306)

پس آپ کا یہ دعویٰ کہ میں دنیا کو زندگی دینے آیا ہوں بڑی شان سے پورا ہوا اور ہو رہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعہ سے بھی دنیا کو زندگی بخش رہا ہے۔ اب خدا تعالیٰ کے کلام کو سمجھنا آپ کے ذریعہ سے ہی ممکن ہے۔ اس کے بغیر ناممکن ہے۔ قرآن کریم کے معارف وحقائق بتانا آپ کا ہی کام ہے۔ لوگوں کو روحانی زندگی اب آپ کے ذریعہ سے ہی مل رہی ہے اور مل سکتی ہے۔ چودہ سو سال کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور محبت میں فنا ہو کر کامل عملی نمونہ آپ نے ہی پیش فرمایا۔ پس یہ عملی اور اخلاقی زندگی بخشنے کا فیضان آج بھی جاری ہے۔ لیکن اسلام پر اعتراض کرنے والے اس طرف نظر نہیں کرتے۔ اگر مسلمانوں کے غلط عمل دیکھتے ہیں تو ضرورت سے زیادہ پراپیگنڈا کرتے ہیں۔ اعتراضوں کی بھرمار شروع ہو جاتی ہے۔

گزشتہ دنوں مجھے کسی نے لکھا کہ ایک پڑھے لکھے عیسائی سے اسلام کی خوبصورت تعلیم پر بات ہو رہی تھی اور خلافت کے جاری نظام اور جماعت دنیا میں کیا خدمات انجام دے رہی ہے اس بارے میں احمدی نے بتایا تو وہ کہنے لگا کہ میڈیا کو کیوں نہیں بتاتے۔ یہ دنیا کو کیوں نہیں پتا لگتا۔ اخباروں میں یہ کیوں نہیں آتا۔ اس دوست نے کہا کہ ہم تو بتاتے ہیں۔ ہماری تبلیغ بھی ہے، لیف لٹس کی تقسیم بھی ہے۔ اب تو تقسیم لاکھوں کروڑوں میں چلی گئی ہے۔ بسوں میں اشتہار ہیں اور ذریعے ہیں اشتہار کے۔ مختلف پروگرام ہیں۔ خبریں بھی دینے کی کوشش کرتے ہیں لیکن میڈیا اس کو اتنی کوریج نہیں دیتا جتنی وہ منفی خبروں کو دیتا ہے۔ تو عیسائی دوست خود ہی کہنے لگے کہ ہر چیز ہی کمرشلائز ہو چکی ہے میڈیا کو بھی جس طرف رجحان زیادہ ہو لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے چٹ پٹی خبروں کی ضرورت ہے تا کہ لوگ ان کو سنیں اور دیکھیں اور مسلمانوں کے خلاف کیونکہ آجکل رجحان ہے اس لئے ان کے خلاف خبریں لگانے میں یہ تیزی دکھاتے ہیں۔ خود ہی کہنے لگا کہ میڈیا والے انصاف سے کام نہیں لیتے اور حقائق سے گریز کرتے ہیں۔ بہر حال یہ ان کا کام ہے لیکن بعض اب ایسے بھی ہیں جو کچھ نہ کچھ حق میں کہنے یا بولنے لگ گئے ہیں۔

گزشتہ دنوں مَیں نے ذکر کیا تھا کہ بی بی سی کے نمائندے نے مجھ سے انٹرویو لیا تھا۔ کافی لمبا تھا۔ اس کے کچھ حصے کو انہوں نے اپنی ایک ڈاکومنٹری میں بھی سنایا ہے جو کل ایک دفعہ دکھایا جا چکا ہے۔ بی بی سی ایشیا پر

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman
ALLADIN BUILDERS
Please contact for quality construction works in Qadian
Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 7837211800, +91 8712890678
Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ

اور جو بی بی سی ورلڈ ریڈیو سروس ہے اس میں شاید ہفتے سے دکھائیں گے یا ہفتے سے شروع کریں گے یا صرف ہفتے والے دن انہوں نے دکھانا ہے۔ بہرحال اس دن انہوں نے کہا کہ ہم یہ سنائیں گے۔ (دکھائیں گے نہیں سنائیں گے کیونکہ ریڈیو سروس ہے۔) اس میں میری یہ بات بھی انہوں نے شامل کی ہے کہ جماعت جو خوبصورت تعلیم دیتی ہے وہ اسلام کی حقیقی تعلیم ہے اور اسی وجہ سے لاکھوں کی تعداد میں لوگ ہر سال جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔ پوری بات تو نہیں لیکن بہرحال انہوں نے کافی حد تک بتائی، کچھ کچھ الفاظ بھی بیچ میں سنائے ہیں کہ جو لوگ شامل ہوتے ہیں وہ اس لئے شامل ہوتے ہیں کہ اسلام کی حقیقی تعلیم ان کو پتا لگتی ہے اور اسلام کے اس زندگی بخش پیغام کو سن کر وہ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ پس اسلام کی تعلیم میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونے میں کوئی کمی نہیں ہے بلکہ ایک کامل اور مکمل نمونہ اور تعلیم ہے۔ اگر خرابی ہے تو ان علماء اور لوگوں میں جو ان کی غلط رہنمائی کرتے ہیں اور جو غلط طریقے پر ان علماء کے پیچھے چلتے ہیں۔

اگر یہ بات نہ ہو کہ انبیاء زندگی بخشتے ہیں جس کا سب نبیوں نے دعویٰ کیا تو خدا تعالیٰ کی ذات پر بھی اعتماد اٹھ جائے۔ وہ مردہ مذاہب جو صرف دعویٰ کرتے ہیں اور اب زندگی بخشنے والی بات ان میں کوئی نہیں رہی۔ اس لئے لوگ ان مذاہب کو چھوڑ رہے ہیں۔ ان مذاہب کے ساتھ رسمی تعلق تو ہے لیکن ایمان کی حالت نہیں۔ مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا احسان ہے کہ اس نے اس زمانے میں بھی اپنا رسول بھیج کر اپنی تعلیم کو تازہ کر کے ہمارے سامنے پیش فرمایا تاکہ ہم روحانی زندگی کو حاصل کرتے چلے جائیں۔

اللہ تعالیٰ کے مامور اللہ تعالیٰ سے یہ وعدہ لے کر آتے ہیں کہ جو قوم ان کے ساتھ شامل ہو گی، حقیقی پیروی کرے گی وہ اسے کامیابی تک پہنچائیں گے۔ انہیں روحانی زندگی عطا ہو گی اور باقی لوگ ناکام اور ذلیل ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کا یہی وعدہ ہے کہ آپ غالب آئیں گے۔ آپ کے ماننے والے ترقی کرتے چلے جائیں گے انشاء اللہ۔ خلافت کا نظام آپ کے بعد آپ کے کام کو جاری رکھنے کے لئے چلتا چلا جائے گا۔ کوئی اور نظام اگر اس کے مقابل پر اٹھے گا تو ناکام و نامراد ہو گا۔ خلافت وہ انعام ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتا ہے۔ چھین کر نہیں لیا جاتا۔ ظلم کر کے نہیں حاصل کیا جاتا۔ معصوموں کو زندہ درگور کر کے نہیں حاصل کیا جاتا۔ ظالمانہ طریقے پر قتل کر کے اس نظام پر قبضہ نہیں کیا جاتا۔ یہ تو زندگیاں دینے کا ذریعہ ہے نہ کہ زندگیاں لینے کا۔ جو خدا تعالیٰ کی تائید اور مدد کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ پس کوئی اور نظام بھی جو چھین کر لیا جائے وہ خدا تعالیٰ کا تائید یافتہ نہیں ہو سکتا اور نہ کبھی ہوا ہے۔

یہاں ایک چیز یہ بھی یاد رکھنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے مامور کو ماننے والے، زندگی حاصل کرنے والے اور زندگیاں دینے والوں کو قربانیاں بھی دینی پڑتی ہیں اور مامور کے ساتھ شامل ہونے والے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ان کی قربانیاں ضائع نہیں ہوں گی۔ ان کو قربانیوں کی اہمیت کا پتا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ بعض دفعہ اپنی اس ظاہری زندگی کو روحانی زندگی کے لئے قربان کر دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں بھی ایسے تھے جنہوں نے اپنے خاندان، رشتے دار، مال، کاروبار حتی کہ جان تک کی قربانی دی۔ ماننے والوں کو جذبات کی، رشتے داروں کی، مالوں کی تو اکثر قربانی دینی پڑتی ہے لیکن جان کی قربانیاں دینے والے بھی ہوتے ہیں۔ تو ان میں ایسے تھے جنہوں نے یہ سب کچھ قربان کیا لیکن اپنی روحانی زندگی پر موت نہیں آنے دی۔ اور آج بھی سینکڑوں ہزاروں ایسے ہیں جو قربانیاں دیتے ہیں۔ جذبات کی قربانی ہے، مال کی قربانی ہے، رشتوں کی قربانی ہے۔ یہ سب قربانیاں وہ خوشی سے دے رہے ہیں اور جان کی قربانیاں بھی بعض جگہوں پہ دے رہے ہیں۔ بعض ایسے ہیں جو احمدیت قبول کرتے ہیں، اسلام کے حقیقی زندگی بخش پیغام کو قبول کرتے ہیں تو ساتھ ہی ان کے لئے مشکلات اور مصائب کا دَور شروع ہو جاتا ہے لیکن وہ اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ روحانی زندگی کو ظاہری زندگی پر ترجیح دیتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ لوگ مختلف تکالیف میں سے گزرتے ہیں، بہت تنگ کیا جاتا ہے لیکن پرواہ نہیں کرتے۔ ایسی مشکلات سے گزرنے والوں کی اب تو جماعت کی تاریخ میں بے شمار مثالیں ہیں۔ چند ایک کی مثالیں مَیں آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں جنہوں نے اگرچہ جان کی قربانی تو نہیں دی لیکن احمدیت قبول کی تو جذبات کی قربانی، معاشرے کی مشکلات اور مصائب کا ان کو سامنا کرنا پڑا۔ معاشرے میں احمدیت قبول کرنے کے ساتھ ہی ان پر دباؤ پڑنے شروع ہو گئے۔

ایک صاحب حسام الدین صاحب تھے۔ عرب ہیں۔ انہوں نے ہمارے عکرمہ صاحب کے لئے ایک دفعہ ایک پیغام چھوڑا کہ کچھ عرصہ قبل میں نے بیعت کی تھی اور اب بڑے مشکل حالات کا سامنا ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے ان کو تسلی دلائی۔ حالات پوچھے کیا وجہ ہو گئی۔ تو انہوں نے کہا کہ میں اور میری بیوی تبلیغی جماعت سے منسلک تھے اور تبلیغی دوروں پر جایا کرتے تھے۔ پھر جب ایم ٹی اے کے پروگرام دیکھے تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام پر مَیں ایمان لے آیا۔ مجھے سچا لگا، زندگی بخش لگا۔ میری بیوی نے بڑی شدید مخالفت کی اور میرے گھر والوں کو میرے خلاف بھڑکایا۔ تو کہتے ہیں مولویوں کو بھی میرے خلاف کیا۔ مولویوں کے کہنے پر میری بیوی الازہر سے میری تکفیر کا فتویٰ بھی لے آئی اور ہماری علیحدگی ہو گئی۔ نکاح ختم ہو گیا جو مولویوں کا طریق ہے۔ اس کے بعد کہتے ہیں گھر والوں نے مجھ پر بہت پریشر ڈالا کہ جماعت کو چھوڑ دوں لیکن میں نے کسی کی پرواہ نہیں کی۔ اس بیوی سے میرے چار بچے بھی ہیں لیکن سب کچھ چھوڑنے کے باوجود میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایمان پر قائم ہوں۔ بیعت کے بعد مجھے اجنبیت کی حقیقت معلوم ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سمجھ آیا کہ ’’اسلام اجنبی ہونے کی حالت میں شروع ہوا اور آخرکار پھر اجنبی ہو جائے گا۔ پس اجنبیوں کو مبارک ہو۔‘‘ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے خود مجھے پناہ دی اور میرا کفیل ہوا ہے۔ اللہ کرے کہ میں کبھی نہ پھسلوں۔ میں پھسلنے والا نہیں اور ثابت قدم رہوں گا انشاء اللہ۔

اسی طرح مختلف علاقے ہیں۔ اب یہ ایسٹ افریقہ ہے جہاں تنزانیہ سے ہمارے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ وہاں شیانگا ریجن کے بعض علاقوں میں ایک تبلیغی پروگرام کا موقع ملا۔ کئی جگہ سے نئی بیعتیں آئیں۔ ان میں ایک گاؤں سونگا میلے ہے۔ وہاں غیر احمدیوں کی مسجد بھی ہے۔ اس مسجد میں نماز پڑھنے والوں میں سے تقریباً نوّے فیصد مسلمانوں نے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کر لی اور اس کے بعد پھر تنزانیہ میں غیر احمدیوں کی مسلمانوں کی تنظیم بکواٹا (Bakwata) ہے جو کہ مسلمانوں کی ایک نمائندہ جماعت سمجھی جاتی ہے، اس نے شدید مخالفت شروع کر دی۔ پہلے انہوں نے احمدیوں کو ڈرانے دھمکانے کی کوششیں کیں اور کیونکہ انہوں نے یہاں فوری طور پر معلم بھی بھیج دیا تھا تاکہ تربیت شروع ہو جائے اور اس نے تربیت شروع کر دی تھی۔ اس لئے ان کے ایمان میں مضبوطی پیدا ہوتی رہی۔ اسلام کی حقیقی تعلیم کا علم ان کو ہو گیا۔ انہوں نے کسی کے ڈرانے دھمکانے کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ آخر انہوں نے اپنی مسجد میں نماز پڑھنے سے منع کر دیا۔ انہوں نے نماز پڑھنے کے لئے ایک متبادل جگہ بنا لی اور انہوں نے مسجد کی تعمیر کا فیصلہ کیا تو پھر انہوں نے نیا رخ اختیار کیا اور جو ضلعی انتظامیہ تھی اور جو پولیس تھی اس کا افسر جو کہ خود سنی مسلمان تھا اس نے بھی بکواٹا کی ضلعی تنظیم کے ساتھ مل کے گاؤں کے نو احمدیوں کو تنگ کرنا شروع کیا۔ معلم صاحب سمیت دو آدمیوں کو گرفتار کر لیا۔ پھر کچھ وقفے کے بعد چھوڑ بھی دیا اور پھر دوبارہ چند دنوں کے بعد معلم کو بھی اور ہمارے تین چار احمدیوں کو بھی گرفتار کر لیا اور یہی اصرار تھا کہ مقدمہ کریں گے۔ مختلف قسم کے الزامات احمدیوں پر لگاتے رہے کہ احمدی ہماری مسجد کو آگ لگانے آئے ہیں۔ اس لئے اپنی الگ مسجد بنا رہے ہیں۔ انتشار پیدا کر رہے ہیں۔ ہمارا امن وسکون برباد کر دیا ہے۔ جو باتیں یہ خود کرتے ہیں وہ سب الزامات احمدیوں پر لگاتے چلے گئے۔ لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور یہ سب لوگ اپنے ایمان پر قائم رہے اور انہوں نے کسی قسم کی پرواہ نہیں کی۔ یہ بڑی مشکلات میں سے گزر رہے ہیں۔

اب ایک اور تیسری مثال دیتا ہوں۔ پہلے ایسٹ افریقہ تھا۔ یہ ویسٹ افریقہ ہے۔ بورکینا فاسو۔ فرنچ علاقہ ہے۔ یہاں بھی گان زُور گو (Ganzourgou) ایک جگہ ہے۔ وہاں پچھلے سال کی بات ہے کہ پانچ سو بیعتیں ہوئیں جس میں گاؤں کا چیف اور امام بھی بیعت میں شامل ہو گئے۔ آخر ان کے جو دوسرے گاؤں کے علاقے کے قریبی رشتے دار تھے انہوں نے مخالفت شروع کر دی۔ سوشل بائیکاٹ ہو گیا۔ سلام کرنا، میل جول، لین دین یہ سب ختم کر دیا۔ وہاں اس علاقے میں، قصبے میں یا گاؤں میں ایک چھوٹی سی جگہ تھی، جہاں نماز پڑھا کرتے تھے وہاں نماز پڑھنے پر پابندی لگا دی اور مخالفت بڑھتی چلی گئی لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے، اب یہ جو دور دراز علاقے میں رہنے والے لوگ ہیں اور بظاہر اَن پڑھ کہلاتے ہیں، انہوں نے کسی مخالفت کی پرواہ نہیں کی اور اپنے ایمان کو سلامت رکھا اور قائم رہے۔ اللہ تعالیٰ نے اب حالات بہتر کر دیئے ہیں۔ تو ان مخالفتوں میں سے ہر ایک کو گزرنا پڑتا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ میں نے پرانے لوگوں کی مثالیں نہیں دی ہیں۔ بے شمار ایسی مثالیں ہیں۔

یہ تازہ مثالیں اس لئے دی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح تیزی سے اپنے فضل سے دلوں میں ایمان بھرتا ہے اور دلوں میں ایمان بھر رہا ہے اور پھر اس کے بعد یہ ہر قربانی کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ دنیا کے مختلف ممالک

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

گردھاری لال، ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
Since 1948

میں ایسے لوگ ہیں جو احمدیت اور حقیقی اسلام کے پیغام کو سمجھ کر اپنی روحانی زندگی کا سامان کر رہے ہیں۔ یہ کام سوائے اللہ تعالیٰ کی مدد کے ہو ہی نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ کی مدد ہمیشہ اپنے ماموروں کے شامل حال ہوتی ہے تو یہ کام ہوتے ہیں۔ مامور کی نہ اپنی ہمت سے ہو سکتا ہے۔ نہ ہی ہمارے مبلغین یا بعد کا نظام جو ہے وہ یہ کر سکتا ہے جب تک اللہ تعالیٰ کی تائیدات شامل حال نہ ہوں۔ اور یہ تائیدات ہی ہیں جو قربانی کے لئے تیار کرتی ہیں اور استقامت عطا کرتی ہیں۔ کئی پاکستانی بھی ہیں جو احمدیت قبول کرتے ہیں۔ بعض دفعہ ان سے مختلف جگہوں پر مختلف ملکوں میں ملاقات بھی ہوئی تو جب بھی میں نے ان سے کہا کہ بعض مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا، سختیاں جھیلنی پڑیں گے، پاکستان نہیں جا سکتے یا جاؤ گے، جیسا کہ بعض جاتے بھی ہیں تو مشکلات ہوں گی۔ تو انہوں نے کہا ہم نے بڑی سوچ سمجھ کے قبول کیا ہے اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ ثابت قدم رہیں گے۔

یہ تو دنیا کا بھی طریق ہے اور اسی اصل پر دنیا چلتی ہے کہ کسی بھی مقصد کے حصول کے لئے محنت بھی کرنی پڑتی ہے، قربانی بھی دینی پڑتی ہے اور بڑے مقاصد کے حصول کے لئے بڑی قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ پس دائمی روحانی زندگی کے لئے قربانیاں تو ساتھ ساتھ چلتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ بعض دفعہ ہر قربانی کے لئے تیار رہنے والوں کو بغیر قربانی کے ہی اس قدر نواز دیتا ہے کہ انسان دنگ رہ جاتا ہے۔ اگر انسان جو بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا اپنی استعداد کے مطابق معمولی نمونہ دکھانے کی کوشش کرتا ہے اور اپنا معمولی نمونہ دکھا کر دوسرے انسانوں کو نواز سکتا ہے تو خدا تعالیٰ جو بڑا دیالو ہے، جو نیتوں کے بھی بیشمار پھل لگاتا ہے اس کے نوازنے کی تو انتہا ہی نہیں ہے۔ انسان کی قربانی اور اس پر انعام کی ایک دنیاوی مثال ہم پیش کرتے ہیں۔ بہت سارے لوگوں نے سنی ہوگی۔

کہاوت ہے کہ ایران کا ایک بادشاہ تھا۔ وہ اپنے وزیر کے ساتھ ایک کسان کے پاس سے گزرا جو درخت لگا رہا تھا۔ عمر کے لحاظ سے وہ ایسے حصے میں تھا جہاں ان درختوں کے پھلوں سے اس کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا تھا۔ تو بادشاہ نے اس سے پوچھا کہ تمہیں اس درخت لگانے سے کیا فائدہ ہوگا۔ اس نے جواب دیا کہ پہلوں نے جو درخت لگائے تھے، جو قربانیاں کی تھیں ان کو ہم کھا رہے ہیں اور جو ہم لگائیں گے ان کو آئندہ نسلیں کھائیں گی۔ بادشاہ کا یہ دستور تھا کہ جب کوئی اچھی بات لگتی تو خوش ہو کر وہ زِہْ کہتا تھا۔ جس کا مطلب وزیر کے لئے یہ اشارہ ہوتا تھا کہ اس کو انعام دے دو۔ کسان کی یہ بات سن کر بادشاہ خوش ہوا اور اس نے زِہْ کہا تو وزیر نے اس کو اشرفیوں کی ایک تھیلی دے دی۔ یہ تھیلی لے کر کسان نے کہا کہ اس درخت نے تو لگاتے لگاتے ہی پھل دے دیا۔ اس کا تو ابھی فائدہ شروع ہو گیا۔ یہ بات پھر بادشاہ کو اچھی لگی۔ اس نے یہ سن کر پھر زِہْ کہہ دیا۔ وزیر نے پھر ایک تھیلی دے دی۔ اس پر اس نے کہا کہ درخت تو کئی سالوں میں تیار ہوتا ہے اور پھر ایک دفعہ پھل دیتا ہے۔ میرے درخت نے تو لگاتے لگاتے دو پھل دے دیئے۔ اس پر بادشاہ نے پھر زِہْ کہا اور کہا کہ اب چلو یہاں سے۔ نہیں تو بوڑھا ہمیں لوٹ لے گا۔ تو یہ تو دنیاوی بادشاہوں کا حال ہے جہاں انعاموں سے نوازتے ہیں وہاں خزانے خالی ہونے کا بھی ان کو ڈر رہتا ہے۔ لیکن ہمارا خدا تو وہ انعام دیتا ہے اور دیتا چلا جاتا ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتے اور روحانی زندگی دینے کے بعد پھر دائمی زندگی دیتا ہے اور اس اخروی زندگی میں بھی انعام دیتا چلا جاتا ہے اور بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ لیکن اس کے حصول کے لئے جیسا کہ یہ بوڑھا کسان قربانی کر رہا تھا قربانیاں کرنی پڑتی ہیں۔ ایسی قربانیاں جن کا فوری فائدہ نظر نہیں آتا مگر اس کے پیچھے بہت عظیم الشان فوائد ہوتے ہیں۔ انبیاء کے متبعین بھی اسی اصول کے تحت قربانیاں کرتے ہیں اور وہ اور ان کی جماعت دنیا میں پھر کامیاب ہوتے جاتے ہیں۔ اور باقیوں کو خدا تعالیٰ ذلیل و رسوا کر دیتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں پر کیا کیا ظلم نہیں کئے گئے۔ تقریباً تین صدیوں تک ان پر سخت مظالم ڈھائے گئے مگر وہ صبر سے مظالم برداشت کرتے رہے اور قربانی کرتے چلے گئے حتی کہ تیسری صدی میں جب روما کے بادشاہ نے عیسائیت قبول کی تو پھر ان کو آزادی حاصل ہوئی۔ انہوں نے اس مشکلات کے دور میں غاروں میں چھپ کر بھی گزارا کیا۔ پس جس طرح عیسائیوں نے پہاڑوں کے غاروں میں چھپ کر اپنے ایمانوں کو سلامت رکھا۔ اپنی روحانی زندگی کو بچانے کے لئے چٹانوں کے پیچھے چلے گئے۔ اس لئے کہ انہیں یقین تھا کہ ایک دن ان کو آزادی ملنی ہے۔ اسی طرح آج مسیح محمدی کے غلاموں کو ان سے زیادہ یقین ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہمارا یہ غلبہ ہونا ہے۔ پس ہم نے بھی جہاں جہاں مشکلات کے دَور ہیں اپنے ایمانوں کی حفاظت کرنی ہے۔ جو زندگی کا پانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں پلایا اس سے فیض پاتے چلے جانا ہے۔ عیسائیوں نے تو چٹانوں کے پیچھے چھپ کر اپنے ایمانوں کی حفاظت کی اور قربانیاں دیں۔ ہم نے اپنے ایمانوں کو پتھر کی چٹان کی طرح مضبوط کرنا ہے اور یہ ثابت کر کے دکھانا ہے تاکہ وہ انعام اور وہ فیض ہمیشہ جاری رہے۔ کچے ایمان تو پہلے بھی تھے اور بہت سوں میں ہیں۔ ہم نے اس بات کو ثابت کرنا ہے کہ مامور کا کام نئی زندگی پیدا کرنا ہوتا ہے اور ایمانوں کو مضبوط کرنا ہوتا ہے اور وہ حالت بہرحال ہم نے انشاء اللہ تعالیٰ اپنے اندر پیدا کرنی ہے اور اس حالت کا اظہار اس وقت ہو سکتا ہے جب ہم اس بات پر کامل یقین رکھتے ہوں کہ غلبہ انشاء اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کا مقدر ہے اور بحیثیت فرد جماعت اس بات کو ہر ایک سمجھے کہ اس غلبے میں مَیں نے بھی حصہ ڈالنا ہے۔ دنیا کی نجات میرے ذریعہ سے ہونی ہے اور اس کے لئے میں نے اپنا کردار ادا کرنا ہے۔ تمام مشکلات کے باوجود میں نے اپنی زندگی کے بھی سامان کرنے ہیں اور دنیا کی زندگی کے بھی سامان کرنے ہیں کیونکہ اس کے علاوہ اور کوئی ذریعہ نہیں جو دنیا کو زندگی دے سکے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی فتوحات اور غلبے کا کئی جگہ ذکر فرمایا ہے۔ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلاوے گا‘‘ (اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھیل رہی ہے)’’ اور حجت اور برہان کے رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔ اگر اب مجھ سے ٹھٹھا کرتے ہیں تو اس ٹھٹھے سے کیا نقصان کیونکہ کوئی نبی نہیں جس سے ٹھٹھا نہیں کیا گیا۔ پس ضرور تھا کہ مسیح موعود سے بھی ٹھٹھا کیا جاتا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یٰحَسۡرَۃً عَلَی الۡعِبَادِ مَا یَاۡتِیۡہِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا کَانُوۡا بِہٖ یَسۡتَہۡزِءُوۡنَ (یٰس: 31) پس خدا کی طرف سے یہ نشانی ہے کہ ہر ایک نبی سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔ مگر ایسا آدمی جو تمام لوگوں کے روبرو آسمان سے اترے‘‘ (جیسا کہ غیر احمدیوں کا نظریہ ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہتے ہیں ناں کہ آسمان سے اترنا ہے)’’ اور فرشتے بھی اس کے ساتھ ہوں اس سے کون ٹھٹھا کرے گا۔ پس اس دلیل سے بھی عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ مسیح موعود کا آسمان سے اترنا محض جھوٹا خیال ہے۔ یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اَب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبے کا بھی گزر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آ گئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدے سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدے کو چھوڑیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔‘‘ انشاء اللہ۔

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 66,67)

آج ہی مَیں ڈاک میں دیکھ رہا تھا کہ ایک جگہ ہمارے لڑکے لیف لٹ تقسیم کرنے گئے۔ غالباً جرمنی کی یا کسی اور ملک کی بات ہے۔ ذہن میں مستحضر نہیں۔ انہی یورپی ملکوں میں سے تھا۔ بہرحال ایک جگہ لیف لٹ تقسیم کر رہے تھے کہ عیسیٰ مسیح آ گیا۔ تو وہاں دو آدمی اپنے گھر کے باہر بیٹھے ہوئے تھے وہ کہنے لگے ہم ابھی اسی بات پر ڈسکس (Discuss) کر رہے تھے کہ اگر عیسیٰ نے آنا تھا تو آسمان سے اب تک کیوں نہیں اترا۔ اور اگر نہیں آنا تو پھر کب آئے گا؟ اور اگر زمین سے آنا ہے تو کون آئے گا؟ اور اسی ڈسکشن کے دوران ہی تم یہ لیف لٹ لے آئے کہ عیسیٰ علیہ السلام آ چکے ہیں۔ مسیح موعود علیہ السلام آ چکے ہیں۔ اور تمہارا یہ پروگرام ہے، نمائش بھی ہے۔ ہمیں یہ دعوت نامہ مل گیا ہم ضرور آئیں گے۔ تو اس طرح اللہ تعالیٰ نئے نئے راستے کھول رہا ہے۔ لوگوں کے دلوں میں خود ڈال رہا ہے کہ وہ اس بات کو سوچیں۔ اللہ کرے کہ ہم ہمیشہ اس پھلنے پھولنے والے درخت کا حصہ بنے رہیں اور ہمارے ایمان مضبوط چٹان کی طرح قائم رہنے والے ہوں اور ہم اپنی ذمہ داریاں ہمیشہ ادا کرتے چلے جانے والے رہیں۔

❀❀❀

نیواشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’انسان اصل میں اُنسان سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔‘‘ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ٦)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیماپوری۔ صدر و ضلعی امیر جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

خطباتِ نکاح فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

☆......تمہاری شادیاں تب کامیاب ہوں گی جب ایک دوسرے سے سچائی کے اعلیٰ معیار پر قائم ہوتے ہوئے رشتے جوڑو گے۔

☆......رشتوں کا جوڑنا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ رشتے جوڑتا ہے۔ اور اللہ کے فضل سے جو دعا سے رشتے کئے جائیں ان میں برکت بھی ہوتی ہے۔

☆......کفو ہونے کے بہت سے معیار ہیں جن کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ بعض دفعہ لڑکا اور لڑکی پسند کرتے ہیں تو رشتے ہو جاتے ہیں یا رشتہ کرنے کی خواہش ظاہر کرتے ہیں لیکن والدین آڑے آجاتے ہیں اور روکیں ڈالتے ہیں اور پھر بعض قباحتیں پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے والدین کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جب احمدی گھرانوں میں رشتے ہو رہے ہوں تو دعا کرکے، اللہ تعالیٰ سے راہنمائی چاہ کے عموماً رشتے آپس میں طے کر دینے چاہئیں سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی روک پیدا ہو جائے۔

☆......نکاح شادی میں ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ نئے قائم ہونے والے رشتے جب تک ایک دوسرے پر اعتماد کا اظہار نہ کریں یہ آگے نہیں چلتے۔ اس لئے ہمیشہ لڑکے اور لڑکی کو ہر بات میں ایک دوسرے کو اعتماد میں لینا چاہئے اور شادی کے بعد سب سے زیادہ اعتماد اور رازداری میاں بیوی کی ہونی چاہئے۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان۔ مربی سلسلہ شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس، لندن)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 08 اپریل 2012ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں دو نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ ایک نکاح عزیزہ زارا طاہر جو واقفۂ نو بچی ہے بنت مکرم منیر احمد صاحب طاہر کا عزیزم ایاز محمود ابن مکرم چوہدری امتیاز احمد صاحب کے ساتھ پندرہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر ہو رہا ہے۔ اور دوسرا نکاح عزیزہ مشعل اسلام خان بنت مکرم محمد یٰسین خان صاحب وولور ہمپٹن کا ہے جو عزیزم عدنان عزیز جان ابن مکرم جاوید اختر صاحب ہنسلو کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: نکاح کا موقع خاص طور پر ان دو خاندانوں کے لئے ایک انتہائی خوشی کا موقع ہوتا ہے جو اس شادی کے بندھن میں، رشتہ کے بندھن میں بندھے جا رہے ہوتے ہیں۔ صرف اس لئے نہیں کہ ان رشتوں سے دنیاوی رشتہ داریاں قائم ہو رہی ہیں اور آئندہ نسل کی بنیاد بھی اس سے پڑتی ہے، کچھ خواہشات بھی دونوں طرف کی پوری ہوتی ہیں۔ صرف یہی مقصد نہیں ہے بلکہ ایک بہت بڑا مقصد جو ایک مومن کا ہونا چاہئے جو خاص طور پر ایک احمدی کا ہونا چاہئے جس نے اس زمانہ میں یہ عہدِ بیعت باندھا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اس کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس رشتہ کے وقت بھی فریقین کو یہ توجہ دلائی ہے، لڑکے کو بھی لڑکی کو بھی اور نہ صرف لڑکی اور لڑکے کو بلکہ دونوں خاندانوں کو کہ تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اس رشتہ کو قائم کرنا۔ تبھی یہ رشتہ کامیابی کی منزلیں طے کرے گا۔ تبھی یہ رشتہ اس معیار کو حاصل کرنے والا ہوگا جو ایک مومن کی زندگی کا معیار ہونا چاہئے۔ تقویٰ ہر بات میں مدنظر رہے۔ چھوٹی سے چھوٹی بات میں بھی اور بڑی بات میں بھی، رشتوں کے احترام میں بھی تقویٰ مدنظر رہے۔ لڑکا اور لڑکی آپس میں ایک دوسرے کے رشتوں کا احترام بھی کریں۔ دونوں کے رحمی رشتے جو ہیں لڑکی کا فرض ہے کہ لڑکے والوں کا، اپنے سسرال کا خیال رکھے، ان کی عزت کرے، ان کا احترام کرے۔ لڑکے کا فرض ہے کہ اپنے سسرال کا، جو بھی لڑکی کے قریبی رشتہ دار ہیں ان کی عزت کرے، احترام کرے۔ اور کسی دنیاوی لالچ کی وجہ سے رشتہ قائم نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے رشتے قائم ہوں۔ دنیاوی خواہشات تو رشتوں کے ساتھ، شادی کے ساتھ پوری ہو جاتی ہیں۔ لیکن اصل شادی وہ ہے جو دین مقدم رکھتے ہوئے کی جائے۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھتے ہوئے کی جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہارے یہ رشتے تب قائم رہیں گے جب ہر معاملہ میں ایک دوسرے سے رحمی رشتوں کا خیال رکھنے کے ساتھ ساتھ سچائی اور تقویٰ کا معیار بلند ہوتا جائے۔ ہر جگہ تمہاری سچائی ظاہر ہونی چاہئے۔ ایک دوسرے پر اعتماد تب قائم ہوتا ہے جب یہ یقین ہو جائے کہ دونوں ایک دوسرے سے سچ بولنے والے ہیں۔ بعض دفعہ کئی جھگڑے آتے ہیں اور جھگڑوں کی بنا یہ ہوتی ہے کہ لڑکی کو یہ شکوہ ہوتا ہے کہ لڑکا مجھ سے باتیں چھپاتا ہے۔ سچائی کا معیار نہیں۔ لڑکے کو یہ شکوہ ہے کہ لڑکی باتیں چھپاتی ہے۔ سچائی کا معیار نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس اللہ تعالیٰ نے انسان کی اس نفسیات کو سمجھتے ہوئے دونوں کو شادی کے دن حکم دیا کہ تمہاری شادیاں تب کامیاب ہوں گی جب ایک دوسرے سے سچائی کے اعلیٰ معیار پر قائم ہوتے ہوئے رشتے جوڑو گے۔ پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔

پھر آخر میں یہ بھی فرمایا کہ ان دنیاوی رشتوں میں خدا کو نہ بھول جانا۔ ہمیشہ یہ بات پیشِ نظر رہے کہ کل کے لئے، اس دنیا سے گزرنے کے بعد کے لئے ہم نے کیا کمایا ہے۔ کیا چیزیں ہیں جو ہم اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر سکتے ہیں۔ پس جب یہ چیز مدّنظر رہے گی تو تمام قسم کی نیکیوں کی طرف توجہ بھی رہے گی۔ رشتے بھی قائم رہیں گے اور آئندہ جو نسلیں پیدا ہوں گی وہ بھی دین پر قائم رہنے والی ہوں گی اور اس مقصد کو حاصل کرنے والی ہوں گی جس کے لئے خاص طور پر ایک احمدی مسلمان نے اس زمانہ کے امام کی بیعت کی ہے۔ اللہ کرے کہ یہ رشتے جو قائم ہو رہے ہیں یہ ہر لحاظ سے بابرکت ہوں اور اعتماد کی ایسی فضا ہو جس کی مثال نہ ملتی ہو۔ آئندہ نسلیں ایسی ہوں جو دین پر قائم رہنے والی ہوں اور خلافت سے وفا کرنے والی ہوں۔ خادمِ دین ہوں۔ اب ان چند الفاظ کے ساتھ میں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

اس کے بعد حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا، دونوں رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارک باد دی۔

☆☆☆☆☆

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 14 اپریل 2012ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں اس وقت تین نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ ایک نکاح عزیزہ فدیحہ طاہر بنت مکرم محمد صدیق صاحب کا عزیزم محمد نصر سلیم کے ساتھ ہے جو مکرم محمد سلیم ظفر صاحب کا بیٹا ہے جو ہمارے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں کام کرتے ہیں۔ دوسرا نکاح یاسمین بیگم گنائی بنت مکرم مشرف محمود گنائی صاحب کا عزیزم طاہر اظہر ابن مکرم محمد اسلم اظہر صاحب کینیڈا کے ساتھ ہے اور تیسرا نکاح عزیزہ ذروۃ الہدیٰ بنت مکرم عطاء الرحمن محمود صاحب جو ربوہ میں نائب ناظر بیت المال ہیں کا عزیزم یاسر محمود ابن مکرم اقبال محمود صاحب کے ساتھ ہے۔

حضور انور نے فرمایا: نکاح اور شادی ایک ایسی معاشرتی ذمہ واری ہے جس کے کرنے کا اللہ اور رسول نے حکم دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو خاص طور پر تحریک کیا کرتے تھے۔ بعض غریب تھے اگر وہ کہتے کہ ہم غربت کی وجہ سے شادی نہیں کرسکتے تو آپ فرمایا کرتے تھے کہ چاہے معمولی سی رقم خرچ کرو یا بعض اوقات رشتے تجویز کر دیا کرتے تھے کہ فلاں جگہ جاؤ اور اس سے کہو کہ میں نے تمہارے ہاں رشتہ کے لئے بھیجا ہے، وہ تمہیں رشتہ دیدیں گے۔ اور یہ ہو جاتے تھے۔ بعض امیر آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کی تحریک پر غریبوں کے ساتھ رشتہ کرلیا کرتے تھے۔

حضور انور نے فرمایا: رشتوں کا جوڑنا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ رشتے جوڑتا ہے۔ اور اللہ کے فضل سے جو دعا سے رشتے کئے جائیں ان میں برکت بھی ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو اللہ تعالیٰ کے بتانے سے ہی اکثر رشتے جوڑا کرتے تھے اور کامیاب ہوتے تھے۔ تو اس میں صرف یہ نہیں دیکھنا چاہئے کہ فلاں امیر ہے یا فلاں غریب ہے یا فلاں کس خاندان کا ہے، بڑے خاندان کا ہے، فلاں چھوٹے خاندان کا ہے۔ کفو ہونے کے بہت سے معیار ہیں جن کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ بعض دفعہ لڑکا اور لڑکی پسند کرتے ہیں تو رشتے ہو جاتے ہیں یا رشتہ کرنے کی خواہش ظاہر کرتے ہیں لیکن والدین آڑے آجاتے ہیں اور روکیں ڈالتے ہیں اور پھر بعض قباحتیں پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے والدین کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جب احمدی گھرانوں میں رشتے ہو رہے ہوں تو دعا کرکے، اللہ تعالیٰ سے راہنمائی چاہ کے عموماً رشتے آپس میں طے کر دینے چاہئیں سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی روک پیدا ہو جائے۔ اور دعا سے جو رشتے کئے جائیں ان میں برکت بھی ہوتی ہے۔ پس ایک تو والدین کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر بچوں کی پسند کے رشتے ہوں تو ان میں بلاوجہ روکیں نہیں ڈالنی چاہئیں۔ دوسرے جو رشتے کرنے والے لڑکی اور لڑکا ہیں ان کو بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ صرف عارضی، دنیاوی لذات کی خاطر رشتے نہیں ہونے چاہئیں۔ یہ تو ایک زائد چیز ہے جو مل ہی جاتی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو مدنظر رکھنا چاہئے اور جب بھی رشتہ کریں اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے کریں کہ ہم نے اس رشتہ کو نبھانا بھی ہے اور تقویٰ پر چلتے ہوئے ایک دوسرے کا خیال بھی رکھنا ہے۔ اسی لئے نکاح کے خطبہ میں بار بار تقویٰ کی طرف توجہ دلائی

گئی ہے۔ اگر تقویٰ پر چلتے ہوئے رشتے قائم کئے جائیں تو اللہ کے فضل سے دونوں لڑکی اور لڑکا بھی اور دونوں خاندان بھی رشتوں کا خیال رکھتے ہیں، پاس بھی رکھتے ہیں، اعتماد کی فضا بھی قائم ہوتی ہے اور پھر یہ رشتے نبھتے بھی ہیں اور نہ صرف ان تک بلکہ اگلی نسلوں تک بھی ان رشتوں کی کامیابی کا اثر جاری رہتا ہے۔ نیک نسلیں پیدا ہوتی ہیں اور پھر آگے ان کے بھی رشتے کامیابی سے چلتے ہیں۔ گھر کا ماحول ہے جو رشتوں کو کامیاب بناتا ہے۔ پس ہمیشہ جب بھی نئے رشتے قائم ہو رہے ہوں تو اس بات کو سامنے رکھنا چاہئے، یہ بھی مد نظر رہے کہ ہم نے اپنے رشتے صرف دنیاوی لذات کی خاطر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے بھی کرنے ہیں۔ اللہ کرے یہ جو رشتے آج قائم ہو رہے ہیں یہ اس سوچ کے ساتھ قائم ہوں کہ ہمیشہ تقویٰ پہ چلتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی رضا کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے رشتوں کو قائم رکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان رشتے کرنے والوں کو بھی توفیق دے کہ وہ اس نئے عہد پر بھی قائم رہیں جو یہ آج کر رہے ہیں۔ ان چند الفاظ کے ساتھ میں اب نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ پہلا نکاح عزیزہ فدیحہ طاہر جو واقفۂ نو ہیں بنت مکرم محمد صدیق طاہر صاحب کا عزیزم محمد نصر سلیم ابن مکرم محمد سلیم ظفر صاحب جو ہمارے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں کارکن ہیں کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے ہوا ہے۔ دوسرا نکاح ہے عزیزہ ذروۃ الہدیٰ جو واقفۂ نو ہیں عطاء الرحمن محمود صاحب کی بیٹی ہیں جو ربوہ میں نائب ناظر بیت المال ہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا ان کا نکاح ہو رہا ہے یاسر محمود ابن مکرم اقبال محمود صاحب کے ساتھ دس ہزار یورو حق مہر پر۔ دلہن کے وکیل مکرم شبیر احمد صاحب موجود ہیں، ولی نہیں ہیں۔ اور تیسرا نکاح ہے عزیزہ یاسمین بیگم گنائی بنت مکرم محمد مشرف محمود گنائی صاحب یوکے کا عزیزم طاہر اظہر ابن مکرم محمد سلیم اظہر صاحب کینیڈا کے ساتھ پچیس ہزار کینیڈین ڈالرز حق مہر پر۔

حضور انور نے تینوں نکاحوں کے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا، رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارک باد دی۔

☆☆☆☆

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **23 اپریل 2012**ء بروز سوموار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چار نکاحوں کا اعلان کروں گا۔

نکاح شادی میں ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ نئے قائم ہونے والے رشتے جب تک ایک دوسرے پر اعتماد کا اظہار نہ کریں یہ آگے نہیں چلتے۔ اس لئے ہمیشہ لڑکے اور لڑکی کو ہر بات میں ایک دوسرے کو اعتماد میں لینا چاہئے اور شادی کے بعد سب سے زیادہ اعتماد اور رازداری میاں بیوی کی ہونی چاہئے۔ اگر یہ چیز سامنے رکھیں تو کبھی رشتوں میں دراڑیں نہ پڑیں۔ رشتے نہ ٹوٹیں۔ جماعت میں بھی اب یہ تکلیف دہ صورتِ حال پیدا ہو رہی ہے کہ رشتے قائم ہوتے ہیں اور ان میں سے ایک خاصی تعداد میں ذرا ذرا سی بات پر رشتوں میں دراڑیں پڑنی شروع ہو جاتی ہیں اور رشتے ٹوٹ جاتے ہیں۔ پس ہمیشہ اس بات کو مدّنظر رکھیں کہ صبر کی عادت ہو، ایک دوسرے کے ساتھ اعتماد ہو۔ اگر صبر ہو تو آہستہ آہستہ جو تھوڑی بہت mis understandings ہوتی ہیں وہ خود بخود دور ہو جاتی ہیں اور اعتماد کی فضا پیدا ہو جاتی ہے۔

پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہم احمدی ہیں، ہمارا دوسروں سے ایک منفرد مقام ہونا چاہئے۔ یہاں یوکے میں عموماً کہا جاتا ہے کہ ان لوگوں کے پچیس فیصد رشتے ختم ہو جاتے ہیں۔ لیکن افسوسناک امر یہ ہے کہ میں نے جو مختلف ذرائع سے بعض معلومات اکٹھی کی ہیں تو جماعت میں بھی تقریباً بیس فیصد رشتے ٹوٹنے شروع ہو گئے ہیں۔ اور یہ بڑی خطرناک چیز ہے۔ خدا تعالیٰ کرے کہ ہمارے یہ رشتے بھی اور آئندہ قائم ہونے والا ہر رشتہ بھی اور جو قائم شدہ رشتے ہیں وہ بھی ہمیشہ اعتماد کی فضا میں قائم رہنے والے ہوں اور آئندہ کی فکر کرنے والے ہوں، صرف ان دنیاوی چیزوں پر نظر رکھنے والے نہ ہوں۔ ان چند الفاظ کے بعد اب میں ان نکاحوں کے اعلان کروں گا۔

حضور انور نے فرمایا: عزیزہ نویدہ شہزادی سید صاحبہ بنت مکرم سید صدق المرسلین صاحب کا نکاح عزیزم سید ندیم پاشا صاحب ابن مکرم سید عبداللہ شاہ مرحوم کے ساتھ پانچ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ یہ دونوں کے دوسرے نکاح ہیں۔ ایک کا رشتہ ختم ہونے کی وجہ سے اور ندیم پاشا صاحب اہلیہ کی وفات کی وجہ سے دوسری شادی کر رہے ہیں۔ پس ان کو خاص طور پر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس عمر میں جو رشتے قائم کئے جاتے ہیں ان میں جذباتیت کم ہوتی ہے۔ اور عقل پر بنیاد ہونی چاہئے۔ اس لئے جو یہ نیا رشتہ قائم ہو رہا ہے اس کو ہمیشہ عقل پر بنیاد رکھتے ہوئے اور تقویٰ اختیار کرتے ہوئے قائم رکھنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا:۔ دوسرا نکاح عزیزہ عائشہ سہیل بنت مکرم ڈاکٹر سہیل بٹ صاحب مرحوم سڈنی کا عزیزم ڈاکٹر محمد اظہر اشرف ابن مکرم ڈاکٹر محمد اشرف صاحب کے ساتھ پندرہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر ہے۔ دلہن کے والد جیسا کہ میں نے کہا فوت ہو گئے ہیں ان کے وکیل ان کے ماموں مکرم صلاح الدین صاحب ہیں۔ تیسرا نکاح عزیزہ حمدیٰ ملک بنت مکرم محمود احمد ملک صاحب سکاٹ لینڈ کا عزیزم محمد نعیم سلیم ابن مکرم محمد سلیم صاحب مرحوم کے ساتھ ستّر ہزار سویڈش کرونز حق مہر پر ہے۔ اور چوتھا نکاح عزیزہ ثناء نیازی بنت مکرم شریف خان نیازی صاحب کا عزیزم عبد المقیت خان ابن مکرم وزیر احمد خان صاحب اٹلی کا سات ہزار یورو حق مہر پر ہے۔

حضور انور نے چاروں نکاحوں کے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا، رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارک باد دی۔

☆☆☆

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 11 مئی 2012ء بروز جمعۃ المبارک مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت میں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ طوبیٰ خورشید کا ہے جو واقفۂ نو ہیں۔ مکرم منور احمد خورشید صاحب استاد جامعہ احمدیہ یوکے کی بیٹی ہیں۔ ان کا نکاح عزیزم عبد النصیر ایم کے ابن مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن کویا صاحب امریکہ کے ساتھ دس ہزار یو ایس ڈالر حق مہر پر ہو رہا ہے۔ دوسرا نکاح عزیزہ ھماسبین رانا بنت مکرم رانا جاوید اقبال صاحب جرمنی کا عزیزم رانا محمود الحسن ابن مکرم رانا محمد حسن صاحب، جو واقفِ نو اور جامعہ کے طالب علم ہیں، کے ساتھ چار ہزار پاؤنڈ حق مہر پر ہے۔ اور تیسرا نکاح عزیزہ روبینہ وحید بنت مکرم عبد الوحید صاحب لندن کا عزیزم انصار احمد ابن مکرم شیخ ابرار احمد صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر ہے۔

حضور انور نے فرمایا: نکاح شادی خوشی کے موقع ہیں۔ ان خوشی کے موقعوں پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے کہ عموماً خوشیوں میں انسان خدا تعالیٰ کی طرف توجہ نہیں کرتا لیکن تم لوگ جو حقیقی مومن ہو تم لوگوں کیلئے حقیقی خوشی تبھی ہے جب ہمیشہ، ہر وقت، ہر عمل میں خدا تعالیٰ کو یاد رکھو۔ ہر وقت ذہن میں یہ رہے کہ خدا تعالیٰ وہ ذات ہے جو ہمیں دیکھ رہا ہے۔ اس لئے تمہارا ہر عمل، ہر قول اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہونا چاہیے، تقویٰ پر چلتے ہوئے ہونا چاہیے۔

حضور انور نے فرمایا: یہ نکاح جو آج ہو رہے ہیں جیسا کہ میں نے کہا ایک واقفہ نو بچی ہے اور اس کے والد بھی جامعہ احمدیہ میں استاد ہیں جنہوں نے ایک بڑا لمبا عرصہ بطور مبلغ بیرون پاکستان، افریقہ کے ممالک میں سلسلہ کی خدمت سرانجام دی اور اپنے عہد پر قائم رہتے ہوئے وفا کے ساتھ اپنے وقف کو نبھایا۔ اسی طرح اب ان کی بچی طوبیٰ خورشید کو بھی یاد رکھنا چاہیے کہ وہ واقفۂ نو ہے اور بطور واقفۂ نو اس کی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ یہاں سے بیاہ کے بے شک امریکہ چلی جائے گی، ایک ایسے شخص سے بیاہ ہے جو ان کا ہم قوم بھی نہیں اور وقف بھی نہیں ہے۔ لیکن واقفۂ نو کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ اس کا بھی ایک عہد ہے جس کو اس نے پورا کرنا ہے اور نبھانا ہے۔ اور اپنے ہر قول وفعل میں خدا تعالیٰ کی ذات کو مدنظر رکھنا ہے۔ اس کا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہونا چاہیے۔ دنیا میں گم نہ ہو جائے بلکہ وہاں بھی اپنے اس عہد کو نبھاتے ہوئے دین کی خدمت پر ہمیشہ کمربستہ رہے۔ اللہ اس بچی کو توفیق بھی دے۔ اور جس سے نکاح ہو رہا اس کو بھی یاد رکھنا چاہیے کہ جب وہ ایک واقفۂ نو کو بیاہ کر لے جا رہا ہے تو اس کی کچھ ذمہ داریاں ہیں۔ واقفۂ نو کے خاوند کو چاہیے کہ وہ اسے زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت کیلئے وقت دینے دے۔ بعض خاوند ایسے ہیں جو دین کی خدمت سے بعض دفعہ روکتے بھی ہیں، یہ نہیں ہونا چاہیے۔ حالانکہ ایک احمدی کو چاہے وہ مرد ہے یا عورت اس کی تو ہر وقت یہ توجہ ہونی چاہیے کہ میں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کروں، اسلام اور احمدیت کے پھیلانے کا باعث بنوں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بنوں۔ پس اس لحاظ سے عزیزہ طوبیٰ کے خاوند کو بھی یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اس نے یہ ذمہ داریاں نبھانی ہیں اور کبھی بھی دین کی خدمت کے معاملہ میں اپنی بیوی کیلئے روک نہیں بننا۔

اسی طرح رانا محمود الحسن جو جامعہ کے طالبعلم ہیں ان کو بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ایک عہد جو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کیا ہے اور جو ان کے والدین نے کیا تھا اس کو نبھانا ہے اور نہ صرف نبھانا ہے بلکہ یہ کوشش کرنی ہے کہ اس کی انتہا حاصل کی جائے اور ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے اور جو لڑکی ایک واقف زندگی سے شادی کر رہی ہو اس کو بھی پتہ ہونا چاہیے، اس کے علم میں ہونا چاہیے کہ واقف زندگی کے وسائل محدود ہیں اس لئے بے جا اور ناجائز demands اور مطالبے کبھی کسی واقف زندگی سے نہیں کرنے۔ اگر اعتماد سے اور قناعت سے گزارا کرنے والی ہوگی تو ہمیشہ گھر میں خوشیاں رہیں گی اور یہ گھر ایک جنت نظیر نمونہ پیش کرنے والا ہوگا، پھر جنت نظیر گھر بن جائے گا، ایک ایسا نمونہ پیش کرنے والا ہوگا جس میں حقیقی خوشیاں ہوتی ہیں، اللہ تعالیٰ کی رضا مقدم ہوتی ہے۔ پس یہی نصائح عمومی طور پر باقیوں کو بھی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تیسرا نکاح جو ہے ان میں گو واقف زندگی تو کوئی نہیں لیکن ایک احمدی کی حیثیت سے ہمیشہ اپنی ذمہ داری کا احساس رکھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپس کے اعتماد پیدا کرنے کیلئے، رشتوں کو نبھانے کیلئے سچائی پر قائم رہو اور اگر سچائی پر قائم رہو گے تو تمہارے سے جو معمولی غلطیاں ہو جاتی ہیں ان کی اللہ تعالیٰ اصلاح فرماتا رہے گا اور اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپتا رہے گا اور یوں تمہارے گھر ایک ایسے گھر ہوں گے جہاں ہر وقت خدا تعالیٰ کی رضا مقدم ہوگی۔ اور پھر جو آئندہ نسلیں پیدا ہوں گی وہ بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والی ہوں گی، اس مقصد کو حاصل کرنے والی ہوں گی جو انسان کی پیدائش کا مقصد ہے۔ اللہ کرے کہ یہ تمام رشتے جو آج قائم ہو رہے ہیں ان چیزوں کو، ان باتوں کو اپنے سامنے رکھنے والے ہوں اور ہمیشہ دین دنیا کے مقابلہ میں ان کو مقدم رہے۔ ان چند الفاظ کے بعد اب میں نکاحوں کا اعلان کرتا ہوں۔

حضور انور نے ان تینوں نکاحوں کے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا، رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارکباد دی۔

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیوٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 6 اگست 2013ء کو قبل از نماز عصر مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرمہ سلمٰی منظور صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری منظور احمد چھٹہ صاحب مرحوم۔پاکستان)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ آپ 4 اگست 2013 کو 74 سال کی عمر میں بعارضہ کینسر وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔آپ دو ماہ قبل پاکستان سے یوکے آئی تھیں۔نماز ، روزہ کی پابند، بہت نیک اور صالح خاتون تھیں۔خلافت کے ساتھ گہرا محبت کا تعلق رکھتی تھیں۔آپ کے دادا حضرت چوہدری عبداللہ خان صاحبؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔آپ کے والد صاحب حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحبؓ کے ماموں زاد بھائی تھے۔مرحومہ موصیہ تھیں۔آپ مکرم خلیل احمد باجوہ صاحب (رضا کار کارکن دفتر PS) کی ہمشیرہ تھیں۔

اس موقعہ پر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(1) مکرم محی الدین شاہ صاحب (مبلغ سلسلہ انڈونیشیا): 9 جولائی 2013ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔آپ 12 سال کی عمر میں ربوہ چلے گئے تھے اور وہیں تعلیم حاصل کی۔1963 میں جامعہ احمدیہ ربوہ سے ڈگری حاصل کرنے کے بعد واپس انڈونیشیا گئے جہاں آپ نے مبلغ سلسلہ کی حیثیت سے مختلف جماعتوں میں خدمت کی توفیق پائی۔آپ کے ذریعہ کئی نئی جماعتوں کا قیام ہوا۔دوران خدمت ایک سال فلپائن میں بھی مبلغ رہے۔نہایت خوش طبع، نرم دل، شفیق، خوش الحان اور اچھے مقرر تھے۔قرآن کریم کے ترجمہ کی ٹیم میں بھی شامل رہے۔نظام جماعت کے پابند اور خلافت سے نہایت محبت اور اخلاص کا تعلق تھا۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 4 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم قیصر احمد نوید بھٹی صاحب (دھاروالی چک نمبر 33 تحصیل شاہ کوٹ ضلع ننکانہ): 19 جولائی 2013ء کو وزیرستان میں فوجی آپریشن کے دوران لڑتے ہوئے 24 سال کی عمر میں شہید ہو گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ نماز روزہ کے پابند، نظام جماعت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والے، نہایت ملنسار، نیک، مخلص، بہادر اور دلیر انسان تھے۔آپ کو شہادت کی بہت آرزو تھی جو اللہ تعالیٰ نے پوری کردی۔مرحوم موصی تھے۔ان کی تدفین ربوہ میں فوجی اعزاز کے ساتھ ہوئی۔مرحوم کی شادی صرف چار ماہ قبل ہوئی تھی۔ پسماندگان میں اہلیہ اور والدین کے علاوہ ایک بہن اور دو بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرم تیمور احمد چغتائی صاحب (ایڈمنٹن کینیڈا): 28 مئی 2013ء کو 92 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن آپ کو لمبا عرصہ ایڈمنٹن جماعت میں سیکرٹری وصایا اور سیکرٹری وقف نو کی حیثیت سے خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔مرحوم حضرت ڈپٹی محمد شریف صاحبؓ کے داماد تھے۔ آپ 1985ء میں محکمہ زراعت پاکستان سے بطور ڈائریکٹر سیڈز کارپوریشن ریٹائر ہونے کے بعد کینیڈا چلے گئے تھے۔احمدی طلباء کی بیرون ملک اعلیٰ تعلیم اور تعلیمی وظائف کے حصول میں مدد کرتے رہے۔نیز دوران ملازمت آپ نے ربوہ کی زمین لینے میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔مرحوم موصی تھے۔

(4) مکرم چوہدری منور احمد بی ٹی صاحب (گلاسگو): 29 جون 2013ء کو اچانک حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے 75 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن آپ حضرت چوہدری علی محمد صاحبؓ بی اے بی ٹی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے اور جماعت کی ایک علمی و ادبی شخصیت مکرم عبدالرحمن شاکر صاحب کے داماد تھے۔ 1961ء میں یوکے آئے اور گلاسگو میں مقیم رہے۔آپ کو قائد خدام الاحمدیہ، زعیم انصار اللہ اور سیکرٹری ضیافت کی حیثیت سے خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔زمانۂ طالب علمی میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے مشہور Debater تھے۔مرحوم بہت خوش طبع، مہمان نواز، خلیق اور ملنسار انسان تھے۔

(5) مکرمہ ممتاز عصمت تارڑ صاحبہ (ربوہ): 29 جون 2013ء کو مختصر علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔آپ ایک دیندار، خاموش طبع، دیانتدار، صدقہ و خیرات کرنے والی، اطاعت گزار، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔آپ نے پاکستان میں لجنہ اماء اللہ کے دفتر ''مصباح'' میں تقریباً 32 سال نہایت فرض شناسی اور ذمہ داری سے خدمت کی توفیق پائی۔

(6) مکرم اظہار احمد صاحب (ربوہ): 16 مئی 2013ء کو 52 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن آپ نہایت سادہ ، خوش مزاج، ملنسار اور ہمدرد انسان تھے۔وفات کے وقت اپنے محلہ میں زعیم انصار اللہ کی حیثیت سے خدمت بجا لا رہے تھے۔ خلافت کے ساتھ بچپن سے ہی اخلاص اور محبت کا گہرا تعلق تھا۔بہترین داعی الی اللہ اور اچھے سپورٹس مین تھے۔

(7) مکرمہ انور بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم غلام نبی صاحب۔بھوٹیوال ضلع شیخوپورہ): 9 اپریل 2013ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، غریب پرور، مالی قربانی میں پیش پیش، خلافت سے گہری محبت رکھنے والی، عہدیداران جماعت اور واقفینِ زندگی کا احترام کرنے والی نیک خاتون تھیں۔

(8) مکرم محمد نواز چیمہ صاحب (کھیوے والی۔وزیر آباد): گزشتہ دنوں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔آپ اپنی جماعت میں صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت بجا لا رہے تھے۔نہایت شفیق، غریب پرور، خلافت سے اخلاص اور محبت کا تعلق رکھنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔

(9) مکرم روحان احمد صاحب (نو احمدی۔بالٹی مور امریکہ): 26 اپریل 2013ء کو اچانک وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن احمدیت سے قبل آپ کا نام Richard James Law III تھا۔نمازوں کے پابند بہت عاجز، صاف گو، نرم دل، ہر ایک کی عزت کرنے والے، محنتی، نیک اور مخلص نوجوان تھے۔روزانہ قرآن کریم کا ترجمہ باقاعدگی سے پڑھا کرتے تھے۔ جماعت کی تحریک پر ہمیشہ خدمت کے لئے حاضر رہتے تھے۔آپ کا رشتہ ربوہ میں طے پایا تھا لیکن ابھی شادی نہیں ہوئی تھی۔

(10) عزیزم مغیث احمد (ابن مکرم توقیر احمد بٹ صاحب۔ربوہ): 21 جون 2013ء کو موٹر سائیکل کے ایک حادثہ میں سر پر شدید چوٹ لگنے سے 13 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔عزیز ناصر ہائی سکول ربوہ میں کلاس ہشتم کے طالبعلم تھے۔ خدمت خلق کے کاموں میں حصہ لینے والے نہایت خوش شکل اور با اخلاق طفل تھے۔پسماندگان میں والدین کے علاوہ ایک بہن اور دو بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔آمین

❁

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیوٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 9 اگست 2013ء بروز جمعۃ المبارک کو نماز عصر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرم عمر حیات باجوہ صاحب (ابن مکرم غلام احمد صاحب۔شاہدرہ، حال یوکے)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ 8 اگست 2013ء کو 61 سال کی عمر میں بعارضہ کینسر وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔آپ نے وفات سے ایک روز قبل حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا تھا۔آپ صوم و صلوٰۃ کے پابند، غریبوں کے ہمدرد، بہت نیک صالح مخلص اور باوفا انسان تھے۔خلافت کے ساتھ گہرا محبت کا تعلق رکھتے تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔آمین

....

❁... مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیوٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 17 اگست 2013ء بروز ہفتہ کو نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم عبد الرشید صاحب۔لاہور۔حال یوکے)** کی **نماز جنازہ حاضر** پڑھائی۔

9-اگست 2013 کو 75 سال کی عمر میں مختصر علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن مرحومہ 20 جولائی کو یوکے آئی تھیں۔آپ کا تعلق مکرم مولانا نذیر احمد علی صاحب مرحوم کے خاندان سے تھا۔آپ کو باٹا پور لاہور میں 25 سال صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔اپنے گھر کا ایک کمرہ نماز سنٹر کے طور پر پیش کیا ہوا تھا۔آپ بہت ایماندار، ملنسار اور مہمان نواز خاتون تھیں۔لوگ اپنی امانتیں آپ کے پاس رکھوایا کرتے تھے۔مالی تحریکات اور چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔حدیقۃ المہدی کی خرید کے وقت آپ نے اپنی طلائی چوڑیاں بھی پیش کیں۔پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم حمید احمد صاحب (صدر جماعت ووکنگ) کی ہمشیرہ تھیں۔

اس موقعہ پر درج ذیل مرحومین کی **نماز جنازہ غائب** بھی ادا کی گئی۔

(1) مکرمہ عطیۃ المنان صاحبہ (اہلیہ مکرم مغفور احمد صاحب۔پاکستان) گزشتہ دنوں پاکستان میں وفات پا گئیں اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن آپ کا خدا تعالیٰ پر پختہ اور کامل یقین تھا۔شادی کے 12 سال بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولاد کی نعمت سے نوازا تھا۔ بیٹے کی پیدائش پر ہائی بلڈ پریشر ہونے کی وجہ سے برین ہیمرج ہو گیا۔علاج کے باوجود جانبر نہ ہو سکیں۔آپ نماز کی پابند اور باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی، ہمدرد، خوش اخلاق، غریب پرور، مہمان نواز، مخلص اور نیک خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔آپ مکرم نوید احمد منگلا صاحب مربی سلسلہ کی ہمشیرہ تھیں۔

(2) مکرم فرخ ممتاز ملک صاحب (ابن مکرم ممتاز ملک صاحب آف کوئٹہ) جرمنی 28 جولائی 2013ء کو طویل علالت کے بعد 48 سال کی عمر میں جرمنی میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن آپ کو کوئٹہ جماعت میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق ملی۔آپ کے والد بھی لمبا عرصہ کوئٹہ جماعت میں قاضی اور بطور صدر جماعت خدمت بجا لاتے رہے ہیں۔مرحوم نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔خلافت سے گہرا تعلق تھا۔شدید بیماری کی حالت میں بھی حضور کی خدمت میں دعا کے لئے فون کے ذریعہ پیغامات بھجواتے رہے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرمہ فریدہ محمود صاحبہ (اہلیہ مکرم نصرت محمود صاحب شہید آف کراچی ۔لانگ آئی لینڈ۔ امریکہ) 5 اگست 2013ء کو 61 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن آپ بہت نیک، عاجز، مہربان اور محبت کرنے والی، نمازوں کی پابند اور صدقہ و خیرات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی مخلص خاتون تھیں۔آپ کو شاہ تاج شوگر مل منڈی بہاؤ الدین میں قیام کے دوران مختلف حیثیتوں سے جماعتی خدمت کی توفیق ملی۔پسماندگان میں ایک بیٹا اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔مرحومہ مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب نائب امیر سانگلہ ہل کی بیٹی تھیں۔

(4) مکرم وقاص احمد صاحب (ابن مکرم بشارت وحید صاحب۔ربوہ) 31 جولائی 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن آپ 23 سال سے شیزوفرینیا میں مبتلاء تھے اور اسی بیماری سے آپ کی وفات ہوئی۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔آمین

......☆☆☆......

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیوٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 ستمبر 2013ء بروز منگل کو نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرم ثمر احمد صاحب (ابن مکرم شجاع نور شیخ صاحب مرحوم۔گرین فورڈ۔یوکے)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ 31 اگست 2013 کو بعارضہ

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُالدِّیۡن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹوٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-16522243-0794 , 2248-5222
رہائش:: 2237-8468, 2237-0471

کینسر 27 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ خدام الاحمدیہ کے سرگرم رکن تھے اور جلسہ سالانہ پر بہت محنت سے ڈیوٹی دیا کرتے تھے۔ اس سال بوجہ بیماری ڈیوٹی نہ دے سکے اور عین جلسہ کے دنوں میں ہی وفات پاگئے۔ مرحوم نظام جماعت اور خلافت کے اطاعت گزار، فدائی اور مخلص جوان تھے۔

اس موقعہ پر درج ذیل مرحومین کی **نماز جنازہ غائب** بھی ادا کی گئی۔

(1) مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم رانا منور احمد خان صاحب۔ چک نمبر 168 مراد ضلع بہاولنگر) 9 اگست 2013ء کو 63 سال کی عمر میں طویل علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ نے لمبا عرصہ جماعت احمدیہ چک نمبر 168 مراد ضلع بہاولنگر میں صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ نظام جماعت کا بے حد احترام کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مربیان اور معلمین کرام اور دیگر جماعتی مہمانوں کی بڑے شوق اور دلی خوشی سے خدمت کیا کرتی تھیں۔ دعوت الی اللہ کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم رانا نیر احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ ربوہ کی والدہ تھیں۔

(2) مکرمہ انور بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم عبد المجید مانگٹ صاحب۔ مانگٹ اونچا) 7 اگست 2013 کو طویل علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے دادا مکرم میاں اللہ دتہ صاحب کے ذریعہ ہوا جنہوں نے حضرت مصلح موعودؓ کے زمانہ میں بیعت کی سعادت پائی۔ آپ نمازوں کی پابند، صابرہ و شاکرہ، غریب پرور خاتون تھیں۔ کبھی کسی سوالی کو خالی ہاتھ نہیں لوٹایا۔ آپ مربیان کی عزت و احترام کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں 6 بیٹیاں اور 6 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم سیف اللہ مجید صاحب مربی سلسلہ فجی کی والدہ تھیں۔

(3) مکرمہ امۃ الوحید اکبر صاحبہ (اہلیہ مکرم میجر عبد الاکبر صاحب مرحوم آف پشاور) 15 اگست 2013 کو مختصر علالت کے بعد 70 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ مکرم خان شمس الدین خان صاحب کی بیٹی اور حضرت حافظ حاجی نور محمد صاحب کی پوتی تھیں۔ آپ ایک کامیاب داعیہ الی اللہ تھیں۔ بہت سی خواتین نے آپ کے ذریعہ احمدیت قبول کی۔ آپ کو پشاور میں نائب صدر لجنہ اماء اللہ اور سیکرٹری دعوت الی اللہ کی حیثیت سے خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(4) مکرم عنایت اللہ صابر صاحب (ریٹائرڈ انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ) 19 اگست 2013ء کو 79 سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ نے 39 سال بطور انسپکٹر بیت المال خدمت بجالانے کے علاوہ اپنے محلہ کی مجلس خدام الاحمدیہ میں مختلف حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ مالی قربانی میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے اور اپنی اولاد کو بھی اس کی نصیحت کیا کرتے تھے۔ وفات سے کچھ عرصہ قبل اپنا ذاتی مکان وقف جدید کو بطور تحفہ پیش کر دیا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(5) مکرم منور احمد قمر صاحب (ابن مکرم محمد سلیمان صاحب آف راجن پور۔ ربوہ) گزشتہ دنوں ربوہ میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ کو بچپن سے محنت کرنے کی عادت تھی۔ طالب علمی کے دور میں خود کما کر کالج کی فیس اور اپنے اخراجات پورے کیا کرتے تھے۔ نمازوں کے پابند، مہمان نواز اور دعوت الی اللہ کا بہت شوق رکھنے والے نیک اور شریف النفس انسان تھے۔ راجن پور سے ربوہ منتقل ہونے سے پہلے آپ نے مختلف حیثیتوں سے جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم جاوید اقبال صاحب (مبلغ سلسلہ) کے بھائی تھے۔

(6) مکرم ارشد علی گل صاحب (جرمنی) 21 اگست 2013ء کو 53 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ کو لوکل امارت اور اپنے حلقہ میں مختلف حیثیتوں سے خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ نمازوں کے پابند، بے حد محنتی، خاموش طبع، مہمان نواز، بہت صابر اور مخلص انسان تھے۔ آپ جماعتی ذمہ داریوں کو ہمیشہ اپنے ذاتی کاموں پر ترجیح دیتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(7) مکرم اعجاز احمد محمود صاحب (ابن مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب راجپوت۔ لاہور) 15/اپریل 2013 کو 60 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ جماعتی کاموں میں بھرپور حصہ لینے والے، بہت سی خوبیوں کے مالک نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ کو گہرا دینی علم حاصل تھا اور بہت اچھے مقرر بھی تھے۔ خدمت خلق کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے۔ خلافت اور نظام جماعت کے ساتھ گہری وابستگی اور وفا کا تعلق تھا۔

(8) مکرمہ آصفہ طیبہ ملک صاحبہ (اہلیہ مکرم شمیم احمد قریشی صاحب۔ اسلام آباد) 26/مئی 2013ء کو 39 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ جماعت کی ایک فعال رکن تھیں اور اجلاسات میں بڑے شوق سے شامل ہوا کرتی تھیں۔ آپ خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والی، پردہ کی پابند، غریب پرور، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ نے آنکھوں کا عطیہ دینے کی وصیت بھی کی ہوئی تھی۔

(9) مکرم ڈاکٹر حکیم ملک مبشر احمد ریحان صاحب (ربوہ) 9/جون 2013ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ نے 30 سال تحریک جدید میں بطور ڈرائیور خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو متعدد بار حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت کا موقعہ ملا۔ مرحوم ایک اچھے شکاری، سپورٹس مین، ماہر طبیب اور شاعر تھے۔ آپ کی کئی غزلیں اور ہومیوپیتھی طریق علاج پر مضامین الفضل میں شائع ہوتے رہے ہیں۔

(10) مکرم شمیم احمد محمود صاحب (لاہور) گزشتہ دنوں 73 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ نے فیصل آباد شہر کے حلقہ ڈی ٹائپ کالونی اور پھر لاہور کے جوہر ٹاؤن میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ 1974ء میں آپ کو 22 دن اسیر راہ مولیٰ رہنے کی سعادت بھی ملی۔ 1992ء میں جماعتی مخالفت کی وجہ سے نوائے وقت کی ملازمت سے فارغ کئے گئے۔ آپ کو 28 مئی 2010ء کے سانحہ میں ماڈل ٹاؤن کی مسجد میں گرنے کی وجہ سے کندھے پر چوٹ آئی تھی۔ نظام جماعت اور خلافت سے عشق کا تعلق تھا۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے مخلص اور فدائی انسان تھے۔

(11) مکرمہ منیرہ ملک صاحبہ (اہلیہ مکرم ملک محمد انور صاحب۔ لاہور) 27 جون 2013 کو 76 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند، بکثرت نفلی روزے رکھنے والی، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ نے مسجد فنڈ کی تحریک پر اپنی سونے کی چوڑیاں پیش کرنے کی توفیق بھی پائی۔ آپ مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب (نائب ناظر ضیافت ربوہ) کی چھوٹی ہمشیرہ تھیں۔

(12) مکرم مرزا نسیم بیگ صاحب (لاہور) 19 جون 2013ء کو 65 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ زندگی بھر ہمیشہ بڑے اخلاص اور وفا کے ساتھ جماعت سے وابستہ رہے۔ بہت نیک، فدائی اور خدمت کا جذبہ رکھنے والے انسان تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین۔

......☆☆☆......

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 27/جولائی 2010ء میں مکرم ڈاکٹر عبدالکریم خالد صاحب کی ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ اس کے چند اشعار ہدیہ قارئین ہیں۔

یہ دکھ کیا ہے، یہ غم کیا ہے، یہ انبوہِ ستم کیا ہے؟
جو دل کو چیر کر رکھ دے وہ رودادِ الم کیا ہے
جنوں آثار دن اُترا مری تقویم خلقت میں
نمود صبح سوزاں میں سکوتِ شامِ غم کیا ہے؟
مرے پیاروں پہ جو گزری سو گزری عصر ڈھلنے تک
پھر اس کے بعد کا منظر بتا اے چشمِ نم کیا ہے؟
ہمیں تم کیا سمجھتے ہو کہ ہم تو اک اشارے پر
کٹا دیتے ہیں سر اپنا ، سرِ تسلیم خم کیا ہے
یہ دہشت گرد کیسے ہیں یہ کس جنت کے طالب ہیں
یہ کس دین و دھرم کے ہیں ، یہ دیں کیا ہے ، دھرم کیا ہے؟
تجھے پہچان لیتے ہیں ترے مکر و ریا سے ہم
تری دستار میں واعظ علاوہ پیچ و خم کیا ہے؟

شعبہ نور الاسلام کے اوقات

روزانہ صبح 9 بجے سے رات 11 بجے تک جمعہ کے روز تعطیل

فون نمبر: 1800 3010 2131

اس ٹول فری نمبر پر فون کرکے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کرسکتے ہیں

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعودؑ

RAICHURI CONSTRUCTIONS
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985

EMAIL:RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM
B/007,ITKAR SOC ,SURESH NAGAR ,R.T.O ,
ANDHERI (WEST) ,MUMBAI - 400056.
MAQBOOL AHMED: 09987652552 / 09664334252

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

اکابر دیوبند کی چند منامی بشارتیں
یا
بیداری کی حسرتیں

عبدالرشید ضیا
مربی
دعوت الی اللہ

اس وقت میرے سامنے چند منامی بشارتیں نام کا پمفلٹ مرتبہ جناب مفتی محمد سلمان منصور پوری شائع کردہ کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیو بند و دارالعلوم رحیمیہ بانڈی پورہ ہے۔

جس میں تحفظ ختم نبوت کے تعلق سے نام نہاد دیو بندی مجاہدین تحفظ ختم نبوت کی چند منامی بشارتوں کا ذکر ہے۔جن علماء دیو بند کا ذکران بشارتوں میں کیا گیا ہے جب ہم انکی عملی زندگی کا جائزہ انکے اقوال اوراپنوں کی نظر سے لیتے ہیں تو یہ شعرزبان پرآتا ہے۔

اتنی نہ بڑھا پاکیٔ دامن کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

مفتی صاحب اپنے اس پمفلٹ میں رقم طراز ہیں کہ برصغیر میں گزشتہ ایک صدی کی تاریخ ایسے مجاہدین ختم نبوت کے کارناموں سے بھری پڑی ہے۔انھی مجاہدین کی خدمات کا اثر ہے کہ آج ساری دنیا کے مسلمان قادیانیوں کے کفر پر متفق ہیں اور چپہ چپہ پرانکا بھرپور تعاقب جاری ہے۔اکابر علماء امت کو اس فتنہ کی سرکوبی کی کسقدر فکر تھی اسکا کچھ اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ قائد ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف بنوری فرماتے تھے کہ میں نے حضرت مولانا انورشاہ کشمیری سے سنا ہے کہ جب یہ فتنہ کھڑا ہوا تو چھ ماہ تک مجھے نیند نہیں آئی اور یہ خطرہ لاحق ہو گیا کہ دین محمدی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کے زوال کا باعث یہ فتنہ نہ بن جائے فرمایا چھ ماہ کے بعد دل مطمئن ہو گیا کہ انشاءاللہ دین باقی رہے گا اور یہ فتنہ مضمحل ہو جائے گا۔‘‘

اب سوال یہ ہے کہ ان نام نہاد علماء ومجاہدین ختم نبوت کی انتھک کوششوں اور کارہائے نمایاں کا کیا نتیجہ نکلا؟ جماعت اسلامی کا ایک رسالہ، المنیر ، ۲۳ مارچ ۱۹۵۶ کی اشاعت میں ان اکابرین کی کوششوں اور کارہائے نمایاں کی ناکامیوں کا ذکر کرکے لکھتا ہے کہ:۔

ہمارے بعض واجب الاحترام بزرگوں نے اپنی تمام ترصلاحیتوں سے قادیانیت کا مقابلہ کیا لیکن یہ حقیقت سب کے سامنے ہے کہ قادیانی جماعت پہلے سے زیادہ مستحکم اور وسیع ہوتی گئی مرزا صاحب کے بالمقابل جن لوگوں نے کام کیا ان میں سید نذیر حسین دہلوی مولانا انورشاہ دیوبندی مولانا قاضی سید سلیمان منصور پوری مولانا محمد حسین بٹالوی مولانا عبدالجبار غزنوی مولانا ثناء اللہ امرتسری اور دوسرے اکابر کے بارے میں ہمارا حسن ظن یہی ہے کہ یہ بزرگ قادیانیت کی مخالفت میں مخلص تھے اور انکا اثر رسوخ بھی اتنا زیادہ تھا کہ مسلمانوں میں بہت کم اشخاص ہوئے ہیں جو ان کے ہم پایہ ہوں اگرچہ یہ الفاظ سننے اور پڑھنے والوں کے لئے تکلیف دہ ہوں گے لیکن ہم اس کے باوجود ہم اس تلخ نوائی پر مجبور ہیں کہ ان اکابر کی تمام کوششوں کے باوجود قادیانی جماعت میں اضافہ ہوا ہے۔ (المنیر لائل پور ۲۳ مارچ ۱۹۵۶)

اسی طرح جماعت احمدیہ کی مسلسل کامیابیوں کا اعتراف کرتے ہوئے رسالہ ترجمان القرآن کے مدیر لکھتے ہیں کہ’’ میں اکثراوقات اس بات پرغور کرتا ہوں کہ کیا وجہ ہے کہ مرزا غلام احمد (علیہ السلام) کو اپنے مشن میں اس قدر کامیابی حاصل ہوئی مجھے مرزا صاحب کی کامیابیوں کا سلسلہ لامتناہی نظر آتا ہے اور جس وقت مرزا صاحب کے مخالفین کی نامرادیوں پر غور کرتا ہوں تو وہ بھی بے حد وحساب نظر آتی ہیں.....

ایسا کیوں ہے ایک شخص خدا اور اسکے رسول ﷺ کے مقابل پر کھڑا ہوتا ہے نائبین رسول کو چیلنج کرتا ہے کہ تم سب ملکر بھی میرے مشن کو فیل نہیں کر سکتے کیونکہ خدا کی تائید میرے شامل حال ہے۔تم جب بھی میرے مقابل پر آؤ گے ہر دفعہ ذلیل ونامراد ہوگے اور یہی میرے نبی ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے،ہم دیکھتے ہیں کہ ایسا ہی ہوتا ہے مرزائیوں کی حفاظت کے سامان غیب سے ہوتے ہیں.....ذرا سچے رسول کی ختم نبوت کی حفاظت کرنے والوں کی ناکامیاں اور تباہیاں سامنے لایئے کسقدر زوردار تحریک اٹھی اور کیسے ہمیشہ کیلئے ختم ہوکر رہ گئی۔

(ترجمان القرآن اگست 1954 ص 57,58)

سچ ہے ’’الفضل ما شهدت به الاعداء‘‘

اپنی کہانی،اپنوں کی زبانی:

مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی تحریر کرتے ہیں:

ایک اہم واقعہ بھی آپ کے گوش گزار کروں جو اہم بھی ہے اور عبرت خیز بھی۔قادیان میں ہر سال ہمارا جلسہ ہوا کرتا تھا اور سیدی حضرت مولانا سید محمد انورشاہ صاحبؒ بھی اس میں شرکت فرمایا کرتے تھے۔ایک سال اسی جلسہ پرتشریف لائے میں بھی آپ کے ساتھ تھا ایک صبح نماز فجر کے وقت اندھیرے میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ حضرت سر پکڑے ہوئے بہت مغموم بیٹھے ہیں میں نے پوچھا کہ حضرت کیسا مزاج ہے؟

کہا’ہاں ٹھیک ہی ہے۔میاں مزاج کیا پوچھتے ہو عمر ضائع کردی‘‘میں نے عرض کیا حضرت آپ کی ساری عمر علم کی خدمت میں،دین کی اطاعت میں گذری ہے ہزاروں آپ کے شاگرد علماء ہیں،مشاہیر ہیں جو آپ سے مستفید ہوئے اور خدمت دین میں لگے ہوئے ہیں،آپ کی عمر اگر ضائع ہوئی تو پھر کس کی عمر کام میں لگی؟ فرمایا میں تمہیں صحیح کہتا ہوں،عمر ضائع کردی۔

میں نے عرض کیا حضرت بات کیا ہے؟ فرمایا، ہماری عمر کا ہماری تقریروں کا ہماری ساری کدوکاوش کا خلاصہ یہ رہا ہے کہ دوسرے مسلکوں پر حنفیت کی ترجیح قائم کروں امام ابوحنیفہؒ کے مسائل کے دلائل تلاش کریں یہ رہا ہے محور ہماری کوششوں کا تحریروں کا اور عملی زندگی کا اب غور کرتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ کس چیز میں عمر برباد کی۔

ابوحنیفہؒ ہماری ترجیح کے محتاج ہیں کہ ہم ان پر کوئی احسان کریں،ان کو اللہ تعالیٰ نے جو مقام دیا ہے وہ مقام لوگوں سے خود اپنا لوہا منوالے گا وہ تو ہمارے محتاج نہیں۔‘‘

(خطبات مفتی اعظم ص 367 تا 368)

اسی طرح صفحہ 369 پر تحریر فرماتے ہیں:

’’حضرت شاہ صاحبؒ نے فرمایا یوں غمگین بیٹھا ہوں اور محسوس کررہا ہوں کہ عمر ضائع کردی۔‘‘

(خطبات مفتی اعظم از مولانا محمد شفیع صاحب دیوبندی مطبوعہ مکتبہ امدادیہ اردو بازار محلہ مبارک شاہ۔ سہارنپور۔یو۔پی)

یہ ہیں منامی بشارتوں میں ذکر کردہ ایک مجاہد کی عملی زندگی کے حقائق

آپ ہی اپنی اداؤں پر ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

اب امیر شریعت کے بارہ میں سنئے کہ کیا کہتے ہیں:۔لکھا ہے کہ:

’’شاہ صاحب نے کہا کہ حضور خاتم النبین نے میرے نام پیغام دیا ہے کہ میں ختم نبوت کے مسئلہ کو کامیابی سے چلاؤں ۔۔۔۔۔شاہ صاحب کی جانب منسوب کردہ الفاظ اگر صحیح ہیں یا انہوں نے اس مفہوم کو بیان کیا ہے کہ حضور سرور کائنات روحی ونفسی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منتخب فرمایا ہے کہ وہ ختم نبوت کی حفاظت کریں اور اب شاہ صاحب اسی ارشاد رسالت کی تعمیل کے لئے شہر شہر گھوم رہے ہیں تو ہم دکھ بھرے دل سے کہتے ہیں کہ شاہ صاحب نے حضور اقدس کی شان میں (نادانستہ) ایسی گستاخی کی ہے جس سے وہ جتنی جلدی توبہ کرلیں ان کے لئے بہتر ہے۔

شاہ صاحب کی اس روایت کا مفہوم یہ ہے کہ سید العرب والعجم ﷺ شاہ صاحب کی ان تقریروں کو جو تحفظ ختم نبوت کے نام پر آج تک کرتے رہے اور اب کررہے ہیں منظوری وپسندیدگی حاصل ہے اور اسی وجہ سے انہیں دربار رسالت سے یہ امتیاز عطا ہوا ہے کہ آٹھ کروڑ مسلمانوں میں سے انہیں اس کام کیلئے منتخب فرمایا گیا ہے اور ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اگر مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب کہ یہ تقریریں جو وہ قادیانیت کے خلاف وہ کررہے ہیں (جن میں سے آیات کی تلاوت اوران کے بعض مطالب کی تبلیغ کا حصہ جو فی الحقیقت ان کی تقریروں کا 1/10,000 ہوگا مستثنیٰ کرلیا جائے) اگر انہیں دربار رسالت کی پسندیدگی حاصل ہے تو ہم اس اسلام کو جو کتاب وسنت میں پیش کیا گیا ہے اور جس میں ذہن ،قلب،زبان اوراعضاء کی مسئولیت سے ڈرایا گیا ہے خیر باد کہنے کو تیار ہیں۔

ہمارے نزدیک شاہ صاحب نے نہایت غلط سہارا لیا ہے اور مسلمانوں میں جو عقیدت رحمۃ للعالمین کے ساتھ موجود ہے اس سے نہایت غلط قسم کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے اور پھر اس میں جب ہم مزید دیکھتے ہیں کہ وہ اس خواب سے مراد یہ لیتے ہیں کہ ’’تحفظ ختم نبوت‘‘ کے نام پر جو نظم انہوں نے قائم کر رکھا ہے حضور خاتم النبین روحی ونفسی فداہ اس نظم کی تائید فرمارہے ہیں تو ہماری روح لرز جاتی ہے اگر خدا نخواستہ یہ نظم اوراس کے تحت متعین کردہ مبلغین کا کام اوراسکے نام پر حاصل کئے گئے ،صدقات،زکوٰتیں اور چندے اس بری طرح صرف ہونے کے باوجود انہیں پیغمبر امین کی پسندیدگی حاصل ہے تو ناگزیر ہے کہ ان تمام احادیث رسالتماب کو خیر باد کہدیا جائے جن میں آپ نے مسلمانوں کے مال کے احترام کی اہمیت بیان فرمائی ہے اور جن میں اموال المسلمین میں خیانت حرام اور موجب سزا بتلایا گیا ہے۔‘‘

(ہفت روزہ المنیر ۹/مارچ ۱۹۵۶ء،ص ۴ کالم ۱،۲)

۱۹۵۳ء میں ان اکابر علماء کے طرز عمل پر نظر

۱۹۵۳ء میں ختم نبوت کے نام پر جو سیاسی کھیل کھیلا گیا اس کی ہولناک یادیں تو ابھی قومی ذہن سے محو نہیں ہوئیں۔جن سیاسی لیڈروں اور شرعی جیب کتروں نے ختم نبوت کے عقیدے کو سیاسی یا مالی منفعت کا ذریعہ بنایا انکا وجود صفحہ ہستی سے اس طرح مٹا کہ آج ان کی

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

قبروں پر فاتحہ پڑھنے والا بھی نہیں ان میں سے جو لوگ ابھی زندہ ہیں وہ بس زندگی کی سانسیں پوری کر رہے ہیں ان کا نہ کوئی حال ہے نہ مستقبل۔ان کے سیاسی اقتدار پر فائز رہنے کے تمام خواب چکنا چور ہو گئے ان کے مذہبی شیوخ بننے کے تمام امکانات معدوم ہو گئے۔

’’ختم نبوت کا عقیدہ بیچکر انہوں نے جو ڈھیروں روپیہ اپنی تھیلیوں میں داخل کیا تھا اس نے ان کے گھروں کو جہنم کے انگاروں سے بھر دیا اب یہ لوگ خود اپنے جنازے اٹھائے پھرتے ہیں لیکن ایسا کوئی قبرستان نہیں ملتا جہاں وہ اپنی لاشوں کو دفن کر سکیں۔

(ہفت روزہ ’’آثار‘‘ لاہور ۲۴ تا ۳۰ جون ۱۹۷۴ء)

سید عطاء اللہ شاہ بخاری امیر شریعت احرار نے اس ایجی ٹیشن میں سب سے نمایاں حصہ لیا،ان کے جوش کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے اور متعدد بار اور متعدد مقامات پر خواجہ ناظم الدّین صاحب اور ملک غلام محمد صاحب مرحوم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ:

’’اگر تم عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کی ذمہ داری اٹھالو (یعنی احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دو) تو میں اپنی اس سفید ریش سے تمہارے پاؤں صاف کروں گا‘‘ (ہفت روزہ ’’تنظیم اہل حدیث‘‘ لاہور ص ۸ کالم ۳،۲۹ ستمبر ۱۹۶۱)

زندگی کے آخری ایام میں شاہ جی کے عقیدتمندوں نے ان کے ساتھ کیا سلوک روا رکھا وہ ایک عبرت انگیز داستان ہے جسکا پتہ ان کے مذکورہ انٹرویو سے ملتا ہے جو انہوں نے اپنی وفات سے قریباً ڈیڑھ برس قبل روزنامہ ’’امروز‘‘ ملتان کے سٹاف رپورٹر کو دیا۔ سٹاف رپورٹر نے سوال کیا ،ان دنوں جب آپ اسقدر بیمار ہیں اور پبلک لائن سے بھی ریٹائر ہو چکے ہیں کبھی دیرینہ رفقاء میں سے کوئی ملنے آیا۔آپ جواب میں مسکرائے اور فرمایا:۔

’’جب تک یہ کُتیا (زبان) بھونکتی تھی ،سارا بر صغیر ہندو پاک ارادت مند تھا اس نے بھونکنا چھوڑ دیا ہے تو کسی کو پتہ ہی نہیں؟ کہ میں کہاں ہوں‘‘ (امروز ملتان ۱۵/اکتوبر ۱۹۶۱ء بحوالہ امیر شریعت صفحہ ۱ ۵۴)

ختم نبوت کے نام پر دو لاکھ روپیہ کی بندر بانٹ

مولانا عطاء اللہ شاہ صاحب امیر شریعت احرار و محمد علی جالندھری کا کارنامہ:۔

لکھا ہے کہ ’’حکومت سے مرزائیوں کو پاکستان میں غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کے لئے مارچ ۱۹۵۳ء میں عظیم عالم اہلسنت حضرت مولانا ابوالحسنات سید محمد شاہ صاحب خطیب جامع مسجد وزیر خان لاہور کی صدارت میں ایک تحریک چلی ،دیو بندی مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری و محمد علی جالندھری نے بھی تحریک میں شمولیت حاصل کر کے اسی تحریک کے نام پر ملک کے مختلف شہروں سے دو لاکھ روپیہ جمع کر لیا کہ یہ روپیہ رضا کاروں اور تحریک کے ضروری مصارف پر خرچ کیا جائے گا۔حکومت پاکستان اس تحریک کے خلاف تھی۔ اسلئے اس نے تحریک کے مشہور افراد حضرت مولانا ابوالحسنات مرحوم و مولانا صاحبزادہ فیض الحسن شاہ صاحب مدظلہ اور مولوی عطاء اللہ شاہ ،محمد علی کو گرفتار کر کے سکھر جیل میں بھیج دیا۔ مبینہ طور پر مولوی عطاء اللہ شاہ گرفتاری کے وقت یہ دو لاکھ روپیہ اپنے بیٹے کے سپرد کر گئے کہ اس ثواب دارین کی پوری نگرانی کرنا تمہاری پشتوں کے لئے کافی ہو گا مگر جب جیل میں محمد علی جالندھری کو پتہ چلا کہ اس روپیہ پر عطاء اللہ شاہ بخاری وحدہ لاشریک قابض ہو رہا ہے تو جالندھری صاحب کا ہارٹ فیل ہونے لگا بخاری صاحب سے کہنے لگے تحریک کو گرم کرنے کے لئے میرا جیل سے باہر جانا ضروری ہے بخاری صاحب بھی معاملہ سمجھ گئے کہ یہ جرات محض اس روپیہ سے پیٹ گرم کرنے کے لئے کی جارہی ہے انہوں نے بہتیرا سمجھایا مگر جالندھری صاحب بالآخر (پیرول) ضمانت و معافی پر جیل سے نکل آئے ۔عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے اپنے فرزند ارجمند کو پیغام بھیجا کہ محمد علی روپیہ پر ہاتھ صاف کرنے کے لئے باہر آچکا ہے،خبردار ہو جاؤ محمد علی روپیہ پر ہاتھ صاف کرنے کے لئے سکھر جیل سے معافی لے کر آرہا ہے۔ بخاری کا بیٹا یہ جانکاہ خبر سن کر مظفر گڑھ بھاگ گیا ،ادھر جالندھری صاحب کو دست پر دست آئے جا رہے تھے کہ تحریک ختم ہو گئی اور بخاری صاحب آئندہ خطرات سے بچنے کے لئے جالندھری کو برابر کا حصہ دیکر باہمی بندر بانٹ کر کے یہ تمام روپیہ ہضم کر گئے ۔صدر مجلس عمل مولانا ابوالحسنات نے بار بار اس روپیہ کا حساب مانگا ۔چنانچہ جمعیۃ العلمائے پاکستان کے داعی رسالہ وسواد اعظم لاہور جو کہ مولانا ابو الحسنات کی سر پرستی میں چھپتا تھا کے ایڈیٹر مولانا معین الدین نے بذریعہ رسالہ ہٰذا بارہا اس دو لاکھ روپیہ کا مطالبہ کیا۔ چنانچہ اسی مطالبہ کو سواد اعظم مجریہ 7 نومبر ۱۹۶۲ مطابق 8 جمادی الآخر 1382 ہجری میں دہرایا گیا ۔مگر دیو بندیوں کو ایسا سانپ سونگھ گیا آج تک صدائے بازگشت نہ اٹھی اور بقول شورش کاشمیری زمین اور آڑھت کی دکانیں بنالی گئیں۔

(بحوالہ دیو بندی مذہب صفحہ 444 تا 451 ناشر کتب خانہ مہریہ منزل منڈی چشتیاں شریف بہاولنگر)

یہ ہیں مجاہدین تحفظ ختم نبوت کے کارناموں کی اصل تصویر اور منامی بشارتوں کی عملی تعبیر!!!!

فاعتبروا یااولی الابصار!!!

جلسہ پیشوایان مذاہب و امن کانفرنس پونچھ

مورخہ 24 اگست 2014 کو صبح پونے دس بجے ڈاک بنگلہ پونچھ میں جلسہ پیشوایان مذاہب اور امن کانفرنس کا انعقاد زیر صدارت محترم محمد حمید کوثر صاحب ناظر دعوت الی اللہ بھارت شمالی ہند ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم سجاد احمد صاحب نے کی۔مکرم طاہر احمد طارق صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے بعنوان ’’جماعت احمدیہ کا تعارف و خدمات‘‘ تقریر کی۔نظم کے بعد مکرم سردار نریندر سنگھ نمائندہ سکھ مذہب پردھان سنگھ سبھا گورو پر بندھک کمیٹی پونچھ، مکرم انل کمار دھارمک پر چارک نمائندہ عیسائی مذہب اور خاکسار نے امن و اتحاد کے موضوع پر خطاب کیا۔

آخر پر محترم صدر اجلاس نے بعنوان ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امن بخش تعلیم‘‘ تقریر کی۔محترم اورنگ زیب صاحب امیر ضلع پونچھ نے شکریہ احباب کیا۔ دُعا کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ میں شامل معززین کی خدمت میں جماعتی لٹریچر پیش کیا گیا۔شام چار بجے پریس کانفرنس کی گئی جس میں جماعت کا تعارف اور خلیفہ وقت کے ذریعہ کی جارہی امن بخش تعلیمات سے میڈیا کے نمائندگان کو متعارف کرایا۔ مختلف زبانوں میں پریس ریلیز دی گئیں۔ جلسہ کی کاروائی سٹی کیبل کے ذریعہ دکھائی گئی۔ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔

(شیخ مجاہد احمد شاستری۔ سیکرٹری پریس کمیٹی قادیان)

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

سٹڈی ابراڈ
10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.

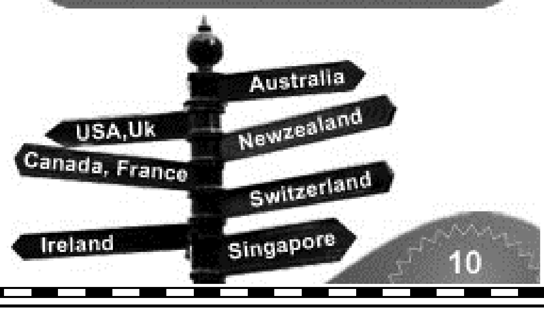

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

وصایا : منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر:7072 میں صفیہ بیگم زوجہ مسعود احمد کمہار قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن کوریل ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام تحصیل دمحال ہانجی پورہ، کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 اپریل 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر بذمہ خاوند 5000 روپے۔کانٹے طلائی 5 گرام 22 کیرٹ قیمت 15 ہزار روپے۔میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہوار 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مسعود احمد کمہار الامۃ : صفیہ بیگم گواہ: ملک محمد مقبول طاہر

مسل نمبر:7073 میں مسعود احمد کمہار ولد غلام قادر کمہار قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن کوریل ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام تحصیل دمحال ہانجی پورہ، کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14.4.14 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 5183 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ملک محمد مقبول طاہر العبد: مسعود احمد کمہار گواہ: سلیق احمد نائک

مسل نمبر:7074 میں رضیہ خان زوجہ غلام حسن دین قوم احمدی مسلمان پیشہ سلائی عمر 47 سال پیدائشی احمدی موجودہ پتہ گیانہ رام پور، ڈاکخانہ اندھیری دیوری تحصیل مسعودہ ضلع شوپیان صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 اپریل 2014ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔کان کی سونے کی جھمکی اڑھائی گرام چاندی کی تین انگوٹھیاں۔حق مہر ادا شدہ 5011 روپے۔میرا گزارہ آمد از سلائی ماہوار 500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: غلام حسن دین الامۃ : رضیہ خان گواہ: گلزار

مسل نمبر 7075 میں رضیہ بیگم زوجہ ملک محمد مقبول طاہر قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 44 سال پیدائشی احمدی ساکن بیت الحمد کالونی ناصر آباد کوارٹر نمبر 20 ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر بذمہ خاوند 55000 روپے زیور طلائی کانٹے 5 گرام 22 کیرٹ قیمت 13750 روپے۔زیور نقرئی ایک سیٹ 20 گرام قیمت 870 روپے۔میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہوار 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ملک محمد مقبول طاہر الامۃ : رضیہ بیگم گواہ: شفیق احمد نائک

مسل نمبر:7076 میں نائلہ اعجاز بنت اعجاز احمد ملک قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 اپریل 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔گلے کی چین اور لاکٹ ایک عدد۔کان کے ٹوپس دو جوڑی وزن 14.160 گرام۔ایک سیٹ چاندی مع دو عدد پازیب، ایک انگوٹھی وزن 45 گرام۔موجودہ قیمت طلائی زیورات 37500 روپے۔چاندی کے زیورات کی کل قیمت 2000 روپے۔کل میزان 37500 روپے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اعجاز احمد ملک الامۃ : نائلہ اعجاز گواہ: مظفر عالم

مسل نمبر :7077 میں رضیہ بیگم زوجہ خالد احمد خان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 1992 تاریخ بیعت 1998۔ساکن ڈنگوہ ڈاکخانہ ڈنگوہ ضلع اونہ صوبہ ہماچل بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 مئی 2014ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر 40000 روپے۔زیور طلائی کان کی بالیاں 2 عدد قیمت 20000۔ایک انگوٹھی قیمت 7000 روپے۔چاندی کی پازیب 2 عدد قیمت 2000 روپے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: خواجہ مرشد احمد ڈار الامۃ : رضیہ بیگم گواہ: خالد احمد خان

مسل نمبر:7078 میں شہناز بی بی بنت روشن دین قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 21 سال تاریخ بیعت 1994 ساکن ڈنگوہ ڈاکخانہ ڈنگوہ ضلع اونہ صوبہ ہماچل بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 مئی 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: خواجہ مرشد احمد ڈار الامۃ : شہناز بی بی گواہ: خالد احمد خان

مسل نمبر:7079 میں منجو بالا (رحمت) زوجہ گوہر مجید (گرداس مان) قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 15 اگست 1990 تاریخ بیعت 1998ء ساکن برنوہ ڈاکخانہ برنوہ ضلع اونہ صوبہ ہماچل بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 مئی 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر 60000 روپے۔زیور طلائی ایک جوڑی ٹوپس تین گرام۔ قیمت اندازاً دس ہزار روپے۔دو عدد بالیاں کانوں کی، ایک گرام سے کم قیمت 2200 روپے۔ایک عدد بالی ناک کی آدھا گرام سے کم قیمت 1100 روپے۔ چاندی کے زیورات قیمت اندازاً 6000 روپے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہیر احمد بھٹی الامۃ : منجو بالا (رحمت) گواہ: گوہر مجید (گرداس مان)

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’اللہ کا لفظ اسی ہستی پر بولا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو ہی نہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

سرمہ نور۔کاجل۔حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری، گردے کی پتھری وشوگر کیلئے)

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

بقیہ: منصف کے جواب میں از صفحہ 2

پیشگوئی ساڑھے چار برس کے بعد پوری ہوئی۔‘‘ (حقیقۃ الوحی صفحہ 218-219 روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 228-229)

گو صاحبزادہ مرزا نصیر احمد صاحب نے چند ماہ بعد 26 مئی 1906ء کو وفات پائی تاہم اس الہام کی یہ تعبیر کہ ’’محمود کے ہاں لڑکا ہو‘‘ پوری شان سے پوری ہوئی۔

حضرت مرزا ناصر احمد صاحب بھی نافلہ موعود ہیں:

صاحبزادہ مرزا نصیر احمد صاحب کی وفات کے بعد بھی ایک عظیم المرتبت بیٹے کی بشارت پوتے کی صورت میں آپ کو ملتی رہی چنانچہ 27 مئی 1906ء کو الہام ہوا: ’’اُرِیْحُکَ وَلَا اُجِیْحُکَ وَاُخْرِجُ مِنْکَ قَوْمًا۔‘‘ (یعنی) میں تجھے آرام دوں گا اور تیرا نام نہیں مٹاؤں گا اور تجھ سے ایک بڑی قوم پیدا کروں گا۔‘‘

(حقیقۃ الوحی صفحہ 90 روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 93)

حضورؑ فرماتے ہیں:

’’اس کے ساتھ ہی دل میں ایک تفہیم ہوئی جس کا مطلب یہ تھا جیسا کہ میں نے ابراہیم کو قوم بنا دیا۔‘‘

(اخبار البدر جلد 2 نمبر 22 مورخہ 31 مئی 1906ء)

پھر بعد ازاں 1906ء میں ہی الہام ہوا:

تَرٰی نَسْلًا بَعِیْدًا۔ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ مَظْھَرِ الْحَقِّ وَالْعُلٰی کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ نَّافِلَۃً لَّکَ۔

(یعنی) تو اپنی ایک دور کی نسل کو دیکھ لے گا۔ ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا گویا آسمان سے خدا اُترے گا۔ ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو تیرا پوتا ہوگا۔‘‘ (حقیقۃ الوحی صفحہ 95-96 روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 98-99)

پھر مرزا مبارک احمد صاحب کی وفات سے چند دن قبل ستمبر 1907ء آپؑ نے خواب میں دیکھا کہ:

’’ایک پانی کا گڑھا ہے۔ میاں مبارک احمد اس میں داخل ہوا اور غرق ہوگیا۔ بہت تلاش کیا گیا مگر کچھ پتہ نہیں ملا۔ پھر آگے چلے گئے تو اس کی بجائے ایک اور لڑکا بیٹھا ہوا ہے۔‘‘ (اخبار البدر جلد 6 نمبر 38 مورخہ 19 ستمبر 1907ء صفحہ 5)

16 ستمبر 1907ء کو صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی وفات ہوئی۔ اسی دن الہام ہوا:

’’اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ حَلِیْمٍ۔ (یعنی) ہم تجھے ایک حلم والے لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں۔‘‘ (اخبار البدر جلد 6 نمبر 38 مورخہ 19 ستمبر 1907 صفحہ 5)

پھر اکتوبر 1907ء میں درج ذیل الہامات ہوئے:

۱۔ آپ کے لڑکا پیدا ہوا ہے (یعنی آئندہ کسی وقت لڑکا پیدا ہوگا)

۲۔ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ حَلِیْمٍ۔ یَنْزِلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَکِ (یعنی) ہم تجھے ایک حلیم لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ وہ مبارک احمد کی شبیہ ہوگا۔

(اخبار البدر جلد 6 نمبر 44 مورخہ 31 اکتوبر 1907ء صفحہ 4)

6 یا 7 نومبر 1907 کو الہام ہوا:

’’سَاَھَبُ لَکَ غُلَامًا زَکِیًّا۔ رَبِّ ھَبْ لِیْ ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً۔ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ اسْمُہٗ یَحْیٰی۔ (یعنی) میں ایک پاک اور پاکیزہ لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں۔ اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔ میں تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں جس کا نام یحییٰ ہے (معلوم ہوتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ زندہ رہنے والا)‘‘ (اخبار البدر جلد 6 نمبر 46 مورخہ 10 نومبر 1907ء صفحہ 2)

قارئین کرام! حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بیٹوں اور پوتوں کی خوشخبریاں دیں۔ بعینہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی بیٹوں اور پوتوں کی خوشخبریاں دیں۔ مرزا نصیر احمد صاحب کی وفات کے بعد بھی جب ایک بیٹے کی خوشخبری بذریعہ الہام آپؑ کو ملتی رہی تو اس سے ایک بات واضح ہوگئی کہ پسر خامس کی پیشگوئی کا مصداق ایک اور وجود بھی ہوگا جو مبارک احمد کا بدل ہوگا اور اس کا نام یحییٰ ہوگا یعنی وہ زندہ رہے گا اور عظیم الشان ہوگا۔

یہاں ضمناً یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ اس بات کا ثبوت کہ پسر خامس سے مراد پوتا ہی ہے نہ کہ بیٹا، یہ ہے کہ اول خود حضرت مسیح موعودؑ نے پسر خامس سے مراد پوتا لیا ہے۔ پھر عربی زبان میں بھی پوتے کے لئے بیٹے کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ غزوہ حنین کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کفار کو للکارتے ہوئے فرمایا:

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ۔۔۔ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ۔

پھر حضرت مسیح موعودؑ خود بھی الٰہی پیش خبریوں کی روشنی میں یہ جانتے تھے کہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے بعد آپؑ کی کوئی نرینہ اولاد نہیں ہوگی۔ چنانچہ 13 جون 1899ء کو صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی ولادت سے ایک دن قبل الہام ہوا۔

’’اِنِّیْ اَسْقُطُ مِنَ اللّٰہِ وَاُصِیْبُہٗ (یعنی) میں اب خدا کی طرف سے اور خدا کے ہاتھوں سے زمین پر گروں گا اور پھر اُسی کی طرف جاؤں گا۔‘‘

(تریاق القلوب صفحہ 41 روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 217)

پھر اس کے بعد الہام ہوا۔

’’کَفٰی ھٰذَا‘‘ (خط مولوی عبد الکریم صاحبؓ مندرج الحکم جلد 3 نمبر 23 مورخہ 30 جون 1899ء صفحہ 7) یعنی یہ کافی ہے۔ اور اس میں اشارہ ہے کہ اس کے بعد آپ کے ہاں کوئی اور نرینہ بچہ پیدا نہ ہوگا۔

اب ہم اپنے اصل موضوع کی طرف آتے ہیں۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کو بھی ایک حامیٔ دین بیٹے کی بشارت دی گئی تھی چنانچہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی پیدائش سے دو ماہ قبل 26 ستمبر 1909ء کو حضرت مصلح موعود نے ایک مکتوب میں تحریر فرمایا:

’’مجھے بھی خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ میں تجھے ایک ایسا لڑکا دوں گا جو دین کا ناصر ہوگا اور اسلام کی خدمت پر کمر بستہ ہوگا‘‘ (الفضل 8 /اپریل 1915)

ان الٰہی بشارات کے مطابق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ لمبی عمر پانے والے عظیم الشان پوتے اور ’’بشرنی بخامسٍ‘‘ کے عظیم المرتبت مصداق صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب 15 نومبر 1909ء کو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔

اس بات کا ثبوت کہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ہی وہ عظیم المرتبت نافلہ موعود اور مبارک احمد کے بدل اور یحییٰ ہیں، حضرت صاحبزادی سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بنت سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا ایک خط ہے جو انہوں نے مولانا جلال الدین شمس صاحب کے استفسار پر لکھا، آپ فرماتی ہیں:

’’یہ درست ہے کہ حضرت اماں جان ناصر احمد کو بچپن میں اکثر یحییٰ کہا کرتیں اور فرماتی تھیں کہ یہ میرا مبارک ہے۔ یحییٰ ہے جو مجھے بدلہ مبارک کے ملا ہے۔

مبارک احمد کی وفات کے بعد کے الہامات بھی شاہد ہیں کہ ایک بار میرے سامنے بھی مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت اماں جانؓ سے بڑے زور سے اور بڑے یقین دلانے والے الفاظ میں فرمایا تھا کہ تم کو مبارک کا بدلہ جلد ملے گا۔ بیٹے کی صورت میں یا نافلہ (پوتے) کی صورت میں۔ مجھے مبارک کی وفات کے تین روز بعد ہی خواب آیا کہ مبارک احمد تیز تیز قدموں سے آرہا ہے اور دونوں ہاتھوں پر ایک بچہ اٹھائے ہوئے ہے۔ اس نے آکر میری گود میں وہ بچہ ڈال دیا اور وہ لڑکا ہے اور کہا کہ ’’لو آپا یہ میرا بدلہ ہے‘‘ (یہ فقرہ بالکل وہی ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا) میں نے جب یہ خواب صبح حضرت اقدس کو سنایا تو آپ بہت خوش ہوئے۔ مجھے یاد ہے کہ آپ کا چہرہ مبارک مسرت سے چمک رہا تھا اور فرمایا تھا کہ ’’بہت مبارک خواب ہے‘‘ آپ کی بشارتوں اور آپ کے کہنے کی وجہ تھی کہ ناصر احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کو اماں جانؓ نے اپنا بیٹا بنا لیا تھا۔ اماں جان کے ہی ہاتھوں میں ان کی پرورش ہوئی۔ شادی بیاہ بھی انہوں نے کیا اور کوٹھی بھی بنا کردی (النصرۃ) تمام پاس رہنے والے جو زندہ ہوں گے اب بھی شاہد ہوں گے کہ حضرت اماں جانؓ ناصر کو مبارک سمجھ کر اپنا بیٹا ظاہر کرتی تھیں اور کہا کرتی تھیں۔ ’’یہ تو میرا مبارک ہے‘‘ والسلام۔ مبارکہ۔‘‘

(بشارات ربانیہ صفحہ 18 مولفہ مولانا جلال الدین شمس)

اس کے علاوہ حضرت مصلح موعودؓ اور جماعت کے دیگر بہت سے بزرگان کے رویا وکشوف اس امر کی تصدیق کرتے ہیں کہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ہی وہ موعود بیٹے اور پوتے ہیں جنہوں نے عظیم الشان اسلامی خدمات سرانجام دینی تھیں۔

پھر حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ کی زندگی کا لمحہ لمحہ اس امر کا گواہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی آپ کے وجود میں بھی پوری ہوئی۔ آپ نے خود بھی اپنے آپ کو اس پیشگوئی کا مصداق قرار دیا چنانچہ 21 دسمبر 1965ء کو اپنی خلافت کے پہلے جلسہ سالانہ کے موقع پر آپ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

’’پھر خدا نے فرمایا تھا کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ ایک ہی پیشگوئی بعض دفعہ واقعات پر مشتمل ہوتی ہے۔ کئی لحاظ سے یہ پیشگوئی پہلے بھی پوری ہو چکی ہے لیکن اس کے ایک معنے یہ بھی تھے کہ جن چار لڑکوں کی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بشارت دی تھی ان میں سے چوتھا لڑکا حضرت مصلح موعودؓ کے صلب سے پیدا ہوگا اور وہ بمنزلہ مبارک احمد کے ہوگا جیسا کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی تحریر فرمایا ہے۔ سو اس لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پیشگوئی پوری ہوگئی ہے۔‘‘

(خطاب جلسہ سالانہ ربوہ 21 دسمبر 1965ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے الہامات میں ابراہیم قرار دیا اور ابراہیمی انجام کا آپ سے وعدہ کیا۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے بھی دعا کی تھی کہ ’’الٰہی میرا انجام ایسا ہو جیسا کہ ابراہیم کا ہوا‘‘ (حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ صفحہ 71 از مولانا دوست محمد شاہد صاحب)

ان الٰہی وعدوں کے عین مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انجام ابراھیم علیہ السلام جیسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی اولاد میں سے ہی اپنے جانشین عطا فرمائے۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ آپؑ کے دوسرے خلیفہ ہوئے۔ پھر خلیفۃ المسیح الثانی کے دو بیٹے، حضرت مرزا ناصر احمد صاحب اور حضرت مرزا طاہر احمد صاحب آپؑ کے جانشین ہوئے۔ آج آپؑ کے ایک پڑپوتے سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب آپؑ کے جانشین ہیں۔

خدا تعالیٰ نے جو وعدے حضرت مسیح موعودؑ سے کیے وہ پورے کر دکھائے اور اولاد کے حق میں آپ کی پیشگوئیاں پوری ہوئیں اور دعائیں قبول ہوئیں۔ آپ کے دشمن ابتر ہوئے اور آپ کو پوتوں پڑپوتوں تک کی بشارات دی گئیں۔ مخالفین کا کام صرف شور مچانا اور جھوٹ بولنا ہے جیسے گد ہمیشہ اس تلاش میں رہتا ہے کہ کوئی بڑا سا مردار اسے ملے تو شکم سیر ہو کر کسی درخت کی شاخ پر بیٹھا اُونگھتا رہے۔ یہی حال معاندین احمدیت کا ہے۔ یہ جھوٹ کا مردار کھاتے ہیں۔ آہ! ایک سچے کی مخالفت نے کہاں تک ان کی نوبت پہنچا دی!

(جاری)

(تنویر احمد ناصر، قادیان)

ہفت روزہ بدر

اب جماعتی ویب سائٹ www.alislam.org/badr پر بھی دستیاب ہے۔ قارئین استفادہ کر سکتے ہیں۔ (ادارہ)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ ۱۶

فرنچ گیانا سے بھی احمدی اور غیر احمدی مہمان جلسے میں آئے تھے۔ ان مہمانوں میں ایک غیر احمدی مہمان مسٹر تھیری ایٹی کوٹ تھے جو کہ تاریخ کے پروفیسر ہیں اور عقیدے کے لحاظ سے عیسائی ہیں۔ کہتے ہیں مجھے جلسہ میں شامل ہونے کی دعوت ملی تو مجھے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ مجھے یہ لوگ کیوں دعوت دے رہے ہیں۔ بعض ویڈیوز بھی دکھائی گئیں مجھے۔ سمجھایا بھی گیا لیکن پھر بھی جلسے کی اہمیت کا اندازہ نہیں تھا لیکن اب خود جلسے پر آ کر مجھے سمجھ آ گئی ہے کہ اس جلسے کی جماعت میں کیا حیثیت ہے بلکہ پوری دنیا کے لئے یہ جلسہ کتنا اہم ہے۔ دنیا کو ایسے جلسوں کی ضرورت ہے جس میں محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں نعرہ ہو۔ پھر اس دفعہ جرنلسٹ بھی آئے ہوئے تھے کافی مختلف پریس کے یہاں سے بھی اور باہر کے ملکوں سے بھی۔ ایک ہندو جرنلسٹ نے کہا کہ میری ماں نے مجھے منع کیا تھا کہ مسلمانوں کے فنکشن پر نہ جاؤ۔ بڑے خطرناک لوگ ہیں یہ۔ تمہیں مار موردیں گے اور پتا بھی نہیں لگے گا کہ کہاں گئی ہو۔ خیر کہتی ہیں لیکن میں نے اپنی ماں کی بات نہیں مانی۔ جو مجھے یہاں تجربہ ہوا ہے اب میں اپنی ماں کو جا کر کہوں گی کہ احمدی ہم سے زیادہ پر امن ہیں۔ اور ایسی ان کی باتیں خوبصورت ہیں اور تعلیم خوبصورت ہے کہ تمہیں بھی جا کے دیکھنی چاہئے۔ کہتی ہیں شکر ہے کہ میں اس جلسے سے محروم نہیں رہی۔ پھر ایک جرنلسٹ نے کہا کہ میں نے کبھی اپنے چرچ میں بھی اتنی عزت نہیں دیکھی جتنی میری یہاں ہوئی ہے۔ قزاقستان سے ایک غیر از جماعت دوست آرتی نیف صاحب کہتے ہیں کہ میں دل کی گہرائیوں سے خلیفۃ المسیح اور جماعت احمدیہ کا انتظامیہ کا شکر گزار ہوں۔ انہوں نے مجھے اس جلسے میں مدعو کیا۔ اور کچھ کہنے کا موقع دیا۔ پھر کہتے ہیں مجھے سب سے زیادہ پرکشش آپ کی جماعت کا ماٹو محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں لگتا ہے۔ جہاں انتہا پسندی اپنے عروج پر اور مذہبی برداشت اور رواداری ناپید ہوتی جا رہی ہے۔ ایسے وقت میں یہ جماعت احمدیہ ہی ہے جو اپنے انسانیت دوست کاموں سے اسی نور سے اس دنیا کو دوبارہ روشن کرنے کی کوشش کر رہی ہے جو مذہب اسلام ابتداء ہی سے اپنے اندر رکھتا ہے۔ سیرالیون سے آنے والے وفد میں ڈاکٹر عثمان فوفا صاحب جو انٹر ریلیجئس کونسل سیرالیون کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ پھر ایک پروفیسر کریم صاحب یونیورسٹی میں سائنس کے شعبہ کے ہیڈ ہیں اور سیرالیون مسلم کانگرس کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ پھر ایمبو بنکورو صاحب جو ملک کے دارالحکومت فری ٹاؤن میں رولنگ پارٹی کے چیئرمین ہیں یہ جو ہیں بنکورا صاحب انہوں نے اللہ کے فضل سے بیعت بھی کر لی ہے۔ یہ کہتے ہیں ملاقات کے دوران انہوں نے کہا کہ جلسہ سالانہ کی کارروائی سیرالیون کے ٹی وی نے لائیو نشر کی ہے اور صدر مملکت سیرالیون نے بھی جلسہ کی کارروائی دیکھی۔ اس سال ٹرینی ڈاڈ اور ٹوباگو کے منسٹر آف لیگل افیئر مسٹر پرکاش رمادار بھی شامل ہوئے۔ کہتے ہیں کہ کمیونٹی کے ممبرز کا خلیفۃ المسیح کے لئے جو پیار تھا انسان اس کو الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ جہاں تک جلسے کی بات ہے تو ہر چیز زبردست تھی۔ وہاں کام کرنے والوں کا اخلاص اور جذبہ اس حقیقت پر گواہ تھا کہ یہ جماعت کسی انسان کی بنائی ہوئی جماعت نہیں ہے بلکہ اس جماعت کے پیچھے خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔ کروشیا سے نو افراد پر مشتمل وفد جلسے میں شامل ہوا۔ ان میں سے پانچ کیتھولک خواتین تھیں جن میں سے چار یونیورسٹی کی طالبات اور ایک خاتون میوزیم ڈیپارٹمنٹ کی ہیڈ ہیں۔ اس کے علاوہ چار مرد احباب تھے۔ عربک سینٹر کے ڈائریکٹر علی بیگووچ کہنے لگے کہ میں نے دنیا کے مختلف ممالک میں بے شمار ایونٹس میں شمولیت کی ہے لیکن احمدیہ جماعت کے جلسے میں جس اخلاص اور محبت سے بچے خدمت بجا لا رہے تھے یہ منظر میں نے کبھی پہلے نہیں دیکھا۔

پھر ایک رکن مائعہ صاحبہ جو زغرب یونیورسٹی میں مذاہب عالم میں سٹڈی کر رہی ہیں انہوں نے مجھ سے کوئی سوال جواب بھی کئے اور کہتی ہیں ان سوالوں سے میں بڑی مطمئن ہوئی ہوں جوابوں سے۔ کافی تسلی ہو گئی ہے میری۔ کہنے لگے مسلمان دیگر مسلمان اور دنیاوی رہنما بھی خلیفۃ المسیح سے رہنمائی لیں تو بہت سارے مسائل پر امن طریقے پر حل ہو سکتے ہیں۔ کروشیا سے انگلش اور فرنچ میں ماسٹرز کی طالبہ روباٹا نے بھی مختلف مذاہب کے اکابرین اور امن کے حصول کے متعلق سوال کیا تھا۔ پھر کہتی ہیں میری بڑی تسلی ہو گئی جواب سے۔ ہیٹی سے گیری گیتو جو کہ ہیٹی میں منسٹری آف کلچر کے ڈائریکٹر ہیں جلسے میں شامل ہوئے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے ملک ہیٹی میں پہلی بار کوئی بھی حکومتی نمائندہ جماعت احمدیہ کے اس عظیم الشان جلسہ میں شامل ہوا ہے مجھے اس جلسے میں شرکت کر کے بیحد خوشی محسوس ہوئی ہے۔ آپ کا نظام دیکھ کر میں یہ برملا کہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ تمام دنیا کے لئے ایک مثالی جماعت ہے۔

پھر بیلیز سے ایک نو مبائعہ ایون وارن جن کا اسلامی نام نومبائع ہیں حمزہ رشیدان کا نام ہے کہتے ہیں کہ جلسے کے ان تین دنوں میں مجھے جماعت کی وسعت کے بارے میں پتا چلا۔ اس جلسے کی تنظیم اور ترتیب اپنے اندر ایک جادوئی کیفیت رکھتی ہے۔ پھر کہتی ہیں میری تقریروں کے بارے میں کہ ایک عجیب احساس ہوتا تھا اور اس دوران ہر لفظ پر میرے آنسو بہہ پڑتے تھے۔ میں اپنے جذبات بیان نہیں کر سکتی۔ پھر عالمی بیعت کا نظارہ بھی بہت مسحور کن اور ایک اثر رکھنے والا تھا۔ کہتی ہیں بلاشبہ میں جلسے میں شامل ہونے کے بعد پہلے کی نسبت زیادہ خدا تعالیٰ کے قریب ہوئی ہوں۔ پھر ایک افریقن امیرکن لجنہ نے اپنا خواب بھی مجھے بتایا۔ کہتی ہیں میں نے خواب دیکھا کہ ایک خوبصورت مسجد میں نماز ادا کر رہی ہوں اور وہ مسجد بہت وسیع اور کشادہ ہے اور وہاں بہت سے لوگ ہیں جن کو میں پہچانتی بھی نہیں۔ ہر مرتبہ مجھے احساس ہوتا ہے کہ میں اب کسی اور ملک میں ہوں۔ کہتی ہیں اب اس جلسے میں شامل ہو کر مجھے اپنی خواب کی تعبیر ملی۔ یہاں مختلف ممالک کے لوگ اکٹھے ہو کر بڑی تعداد میں نماز پڑھتے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجھے کامل اطاعت کے ساتھ بہترین مسلمان بن کر زندگی گزارنے کی توفیق دے۔ میکسیکو کے ایک نومبائع بشیر کو یاسو صاحب کہتے ہیں کہ دنیا سے مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے افراد خلیفہ وقت کی محبت اور فدائیت کے جذبے سے معمور تھے جو بے مثال تھا۔ جلسے کے کارکنان مہمانوں کی خدمت رضا کارانہ طور پر انتہائی جذبہ فدائیت سے کر رہے تھے۔ جماعت احمدیہ دنیا میں ایک مثالی جماعت ہے جو حقیقی اسلام کی تصویر دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے۔ میکسیکو کے نومبائع امام ابراہیم چرچل صاحب جو اپنے ستر مقتدیوں کے ساتھ احمدیت میں شامل ہوئے۔ کہتے ہیں میرے دل نے محسوس کیا کہ جلسے کے ایام میں بے شمار افضال و برکات نازل ہو رہے ہیں اور خلافت کے سائے میں دنیا کے مختلف رنگ و نسل کی قومیں باہمی محبت و اخوت سے سرشار ہیں۔ کہتے ہیں خلیفہ وقت کی تقاریر سے جہاں میرے علم میں اضافہ ہوا وہاں مجھے قلبی سکون بھی نصیب ہوا۔ پانامہ سے گریگور یو گونزیلیز یہ کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ یو۔کے میں مختلف افراد کے اجتماع تنظیم محبت اور اخوت نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔ میں نے محسوس کیا کہ ہر فرد دوسرے سے دلی محبت کرتا ہے۔ یہ ایک مثالی اجتماع تھا جس نے ہماری روحانی زندگی میں انقلاب پیدا کر دیا۔ فرنچ گیانا سے ایک دوست مسٹر ڈیوئیو آبدو آئے تھے 2008ء میں بیعت کی تھی انہوں نے۔ جلسے میں پہلی دفعہ شامل ہوئے۔ کہتے ہیں میں پیدائشی مسلمان تھا۔ میں نے فرنچ گیانا میں سب سے پہلے احمدیت قبول کی تھی۔ لیکن آج جلسہ سالانہ میں شامل ہو کر مجھے محسوس ہوا ہے کہ اصل حقیقی اسلام کیا ہے۔ مجھے احمدیت کی حقیقت اور خلیفہ وقت کی اہمیت کا اب اندازہ ہوا ہے۔

بیلجیئم سے ایک دوست ابدو فال صاحب آئے تھے۔ سینیگال کے ہیں یہ۔ کہتے ہیں جب میں بیلجیئم میں احمدیوں کی مسجد میں گیا تو وہاں بہت زیادہ پیار و محبت دیکھی۔ پھر یہاں بھی میں نے احمدیوں میں پیار اور محبت ہی دیکھا۔ اس پیار محبت اور بھائی چارے کے ماحول سے میں بہت متاثر ہوا۔

فلپائن کے ایک دوست یول اولا یا صاحب کہتے ہیں الحمد للہ جلسے میں شامل ہو کر مجھے جس چیز کی تلاش تھی وہ مل گئی۔ انشاء اللہ اب میں اپنی آئندہ زندگی بطور احمدی ہی گزاروں گا۔ پھر مالی سے ڈاکٹر کائتام مالللہ صاحب کہتے ہیں جلسے کے دوران میرے جو احساسات تھے وہ زندگی میں پہلی مرتبہ پیدا ہوئے تھے۔ پہلی مرتبہ یہاں آیا ہوں اور اب یہ ارادہ لے کر جا رہا ہوں کہ ہمیشہ آئندہ جلسوں میں آؤں گا۔ اس دفعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرکزی پریس کی ٹیم اور یو۔کے پریس کی ٹیم نے اچھا کام کیا ہے اور اس سال پہلی دفعہ جلسہ کی بہت بہتر انداز میں کوریج ہوئی ہے اور احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام دنیا کو پہنچا ہے۔ مرکزی پریس ٹیم کے رابطے سے دوسرے ممالک سے بھی پریس اور میڈیا کے لوگ آئے۔ انکے بھی اچھے تاثرات تھے جیسا کہ میں تاثرات میں ذکر کر چکا ہوں۔ پریس کے ذریعہ سے تقریباً تیرہ ملین افراد تک یو۔کے میں ہی پیغام پہنچا ہے اور بعض اور جو ابھی آرٹیکل لکھ رہے ہیں جو خبریں دے رہے ہیں ان کی اطلاع نہیں آئی۔ اندازہ ہے کہ تقریباً بارہ تیرہ ملین کو اس ذریعہ سے یہ پیغام پہنچا اسلام کا تعارف پہنچا ہے اور تعلیم پہنچی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم۔ٹی۔اے بھی جلسے کے پروگرام اپنوں اور غیروں تک پہنچانے میں اس میں بڑا کردار ادا کرتا ہے اور اس سال اس کا بھی بہت ہمیشہ کی طرح بڑا کردار رہا ہے۔ جہاں اس کے ذریعہ سے جلسے کی کارروائی دیکھنے والے احمدیوں نے خوشی کا اور تشکر کا اظہار کیا ہے وہاں غیروں نے بھی اس بارے میں بڑے اچھے تاثرات کا اظہار کیا ہے۔ غیر از جماعت عربوں نے بھی اس دفعہ بڑے اچھے تاثرات بھیجے ہیں بلکہ یہاں تک کہا ہے کہ حقیقی اسلام یہی ہے جسکی دنیا کو ضرورت ہے جو جماعت احمدیہ پھیلا رہی ہے اور پھر یہ بھی کہا بعضوں نے کہ یہی حقیقی خلافت کا نظام ہے جس کی آج مسلم امۃ کو ضرورت ہے۔

گھانا سے جو موصول ہوا ہے ایک تاثر کہ کماسی گھانا سے ایک غیر احمدی دوست نے لکھا ہے کہ میں نے جماعت کے متعلق بہت کچھ سن رکھا تھا لیکن جب میں نے گھانا ٹی وی پر آپ کے پروگرام دیکھے تو مجھے سخت حیرت ہوئی کہ جو ہمیں ہمارا لوکل امام، جماعت کے متعلق باتیں بتاتا ہے وہ سب جھوٹ ہے اور میں نے پہلی مرتبہ کسی مسلمان جماعت کو اس طرح خوبصورت انداز میں اسلام کی حقیقی تعلیم پیش کرتے اور شدت پسندی کی مذمت کرتے دیکھا ہے۔

پھر سیرالیون سے عیسائی دوست فرانس فوربی کہتے ہیں کہ آپ کے جلسہ پروگرام آج صبح میرے لئے بہت برکت کا باعث ہوئے۔ میں جلسے کی لائیو کوریج سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ شکریہ۔ پھر سیرالیون کے ایک احمدی دوست کہتے ہیں۔ الحاج علی امامے کہ میں اپنے ہمسایوں کو جلسہ کے پروگرام دکھانے کے لئے اپنے گھر مدعو کیا تھا۔ میں نے دیکھا کہ سیرالیون میں اکثر لوگ جلسے کی لائیو نشریات دیکھ رہے تھے۔ ابوبکر قونتے کہتے ہیں کہ کیا ہی عظیم الشان جلسہ تھا۔ اللہ تعالیٰ اس جماعت کو ساری دنیا میں پھیلا دے۔ یہ اس میڈیا کے علاوہ ہے جس کا پریس کے تعلق میں ذکر ہو چکا ہے۔ پھر اس سال ایم۔ٹی۔اے کی لائیو سٹریمنگ کے ذریعہ سے بھی آخری دن جو انٹرنیٹ پر دیکھا جاتا ہے تین لاکھ تیس ہزار لوگوں نے جلسے کی کارروائی دیکھی۔ اور باقی دنوں میں بھی گزشتہ سالوں کی نسبت کئی ہزار کی تعداد زیادہ تھی۔ اور ایم۔ٹی۔اے پر جو دیکھتے ہیں وہ اس کے علاوہ ہے۔ پس یہ تاثرات بھی آپ نے سنے کوریج کا حال بھی سنا۔ لیکن ہمیں یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ باتیں ہمارے قدم آگے بڑھانے کے لئے مزید جوش پیدا کرنے والی ہونی چاہئیں نہ کہ اس بات پر خوش ہو کے ہم بیٹھ جائیں کہ بہت کچھ حاصل کر لیا۔ ترقی کرنے والی قومیں خوب سے خوب تر کی تلاش میں رہتی ہیں۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجموعی طور پر جلسہ اچھا گزر گیا۔ مہمانوں نے اچھا اثر لیا۔ میں نے کہا مقررین کی تقریریں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان نیک اثرات کو ہمیشہ قائم بھی رکھے اور اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور جس طرح مہمانوں نے تمام کارکنان کا شکریہ ادا کیا ہے میں بھی تمام کارکنان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کارکنات کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے اور ان کی یہ خدمت قبول فرمائے۔ ان کو پہلے سے بڑھ کر آئندہ خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور صرف ظاہری خدمت نہ ہو بلکہ اسلام کی تعلیم کی حقیقی روح بھی ان میں پیدا کرے اور انہیں سب کو شامل ہونے والوں کو بھی اور ان خدمت کرنے والوں کو بھی حقیقی اور سچا احمدی بنائے۔ ❁❁❁

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09464066686
Editor : 08283058886
e : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 63 Thursday 25 Sep 2014 Issue No 39

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian DollarPostal Reg.
No. GDP/001/2013-15

Printed & Published by Jamil Ahmad Nasir and owned by The Nigran Badr Board Qadian and Printed at Fazle-Umar Printing Press, Harchowal Road Qadian, District Gurdaspur-143516, Punjab, India and Published at Office Badr Qadian,District Gurdaspur-143516, Punjab, India. Editor: Mansoor Ahmad

ترقی کرنے والی قومیں خوب سے خوب تر کی تلاش میں رہتی ہیں۔جس طرح مہمانوں نے تمام کارکنان کا شکریہ ادا کیا ہے میں بھی تمام کارکنان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، کارکنات کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے اور ان کی یہ خدمت قبول فرمائے۔ان کو پہلے سے بڑھ کر آئندہ خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 05؍ستمبر 2014 بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: الحمد للہ! گزشتہ ہفتے جلسہ سالانہ یو۔کے منعقد ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے اپنی برکات سے ہمیں مستفید کرتے ہوئے تمام تر برکات اللہ تعالیٰ کے فضل سے شامل ہونے والوں نے اور دنیا میں بیٹھے ہوئے لوگوں نے دیکھیں اور فائدہ اٹھایا ان سے۔ ہر ملنے والا اور بے شمار لکھنے والے یہی کہتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر معاملے میں بہت بہتری تھی اس دفعہ نظام میں۔مقررین کی تقریریں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اعلیٰ رنگ میں تیار ہوئی ہوئیں تھیں۔ علمی اور روحانی تھیں۔جلسے کے بعد کے خطبے میں جلسے کے دوران نازل ہونے والی برکات اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی تائیدات کا ذکر کرتا ہوں۔لوگوں کے تاثرات بھی بیان کرتا ہوں جو مہمان آئے ہوتے ہیں۔اسی طرح کارکنان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بعض انتظامی باتیں جن میں کمیاں رہ گئی ہوں ان کا بھی ذکر ہوتا ہے۔تو بہر حال آج اسی حوالے سے کچھ کہوں گا۔جلسے کا ماحول اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسا ماحول ہوتا ہے کہ ہر سعید فطرت پر یہ نیک اثر ڈالتا ہے۔بعض لوگ غیر از جماعت اور غیر مسلم صرف اس لئے جلسے میں شامل ہوتے ہیں کہ دیکھیں ان سے تعلق رکھنے والے احمدی جو جلسے کے بارے میں ان غیر از جماعت دوستوں کو جلسے کی برکات کے بارے میں بتاتے ہیں وہ کس حد تک صحیح ہیں اس کی کیا حقیقت ہے اور جب یہ غیر دوست یہاں آکر شامل ہوتے ہیں جلسے میں تو پھر اکثر یہی کہتے ہیں کہ جو کچھ ہمیں جلسے کے بارے میں بتایا گیا اس سے بہت زیادہ ہم نے مشاہدہ کیا۔ اور بعض پر اس کا اتنا اثر ہوتا ہے کہ بیعت کر لیتے ہیں۔ اس دفعہ بھی دو مہمانوں نے جو رشیا سے تھے جلسے کا ماحول دیکھ کر بیعت کی۔اسی طرح بعض ایسے بھی تھے جو گوئٹے مالا اور چلی اور کوسٹا ریکا کے لوگ امریکن ممالک کے۔جنہوں نے جلسے پر بیعت کے دوران تو بیعت نہیں کی لیکن انتہائی متاثر تھے۔تمام جلسہ سنا پھر مجھ سے ملاقات کی اور کہنے لگے ہمیں افسوس ہے کہ ہم بیعت نہیں کر سکے۔ ہمارے دل بالکل اس طرف مائل ہیں۔ہم نے حقیقت کو سچائی کو پہچان لیا ہے سمجھ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھا ہے کس طرح جماعت پر نازل ہوتے ہیں اور ہم بھی اب بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ ہماری بیعت لے لیں۔ چنانچہ کل ایسے چھ افراد چار مرد اور دو خواتین نے ظہر کی نماز کے بعد بیعت کی۔

بعض لوگ جو شامل ہوتے ہیں ان کے تاثرات تو میں بیان کروں گا لیکن ان بیعت کرنے والوں کے تاثرات میں پہلے بیان کرتا ہوں جنہوں نے وہاں بیعت نہیں کی تھی لیکن کل کی۔ان میں سے ایک دوست جو گوئٹے مالا میں رہتے ہیں۔ سمیع قادر صاحب ہیں اردن سے تعلق ہے ان کا۔کاروبار کے سلسلے میں وہاں ہیں۔کہتے ہیں کہ میں نے اس جلسے میں باہمی اخوت و محبت کی وہ عملی صورت دیکھی جو ہمارے آقا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ جلسہ سالانہ کے بہترین انتظامات نظم و ضبط احباب کا اخلاص و وفا اور باہمی ہمدردی اور اخوت کے جذبے نے بہت متاثر کیا۔اور اس حدیث مبارکہ کی عملی تصویر دیکھی کہ مؤمنین کی باہم محبت و اخوت کی مثال اس جسم کی طرح ہے کہ جس کے ایک حصے کو تکلیف پہنچے تو سارا جسم اسے محسوس کرتا ہے۔

اسی طرح کوسٹا ریکا سے آنے والے وفد میں حیدر سبیلیا صاحب شامل تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے جماعت احمدیہ کے اعلیٰ انتظام نے بہت متاثر کیا۔ جماعت احمدیہ کے ہر ممبر کا اپنے ذمے لگائی گئی ڈیوٹی کو اخلاص کے ساتھ ادا کرنے نے از حد متاثر کیا۔ میں دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے لوگوں سے مل کر ان سے گفتگو کر کے اور ان کے ساتھ باہمی تبادلہ خیالات کر کے بہت خوش ہوا ہوں۔ جلسے میں شمولیت سے حقیقی اسلام کی طرف میری توجہ مزید بڑھی ہے اور اس حوالے سے اخلاص اور ایمان نے ترقی کی ہے۔ اور خلیفہ وقت کے خطابات نصائح اور رہنمائی تمام مسلمانوں کے لئے ہیں۔

پھر کوسٹا ریکا سے ہی ایک خاتون ہے ڈیانا نعیمہ صاحبہ کہتی ہیں جلسے میں شمولیت ایک انوکھا تجربہ تھا۔ دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے مختلف اقوام و نسل کے لوگوں کے باہمی پیار و محبت نے میرے دل پر گہرا اثر کیا ہے۔اس فضا نے مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ یاد کروا دیا۔ مجھے یقین ہے کہ جماعت احمدیہ ترقی کرے گی اور اس کے ذریعے اسلام کا محبت بھرا پیغام بھی پھیلتا چلا جائے گا۔ انہوں نے بھی کل بیعت کی ہے۔اسی طرح کل بیعت کرنے والوں میں گوئٹے مالا چلی کوسٹا ریکا سے آنے والے جیسا کہ میں نے کہا چار مرد اور خواتین تھیں۔ ہر خلافت کے دور میں ہم نے یہی کچھ دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب بھی کوئی جلسے پر آیا نیک اثر لے کر گیا یا نیک اثر نے اس کو گھائل کیا اور بیعت کر کے اس سلسلے میں شامل ہو گیا۔ پس یہ نشان ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کی صداقت کا یہ دلیل ہے آپ کی صداقت کی۔ یہ نشان ہے خلافت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کا۔ جو باتیں ہم دیکھتے ہیں یہ انسانی کوششوں سے تو پیدا نہیں ہو سکتیں۔جیسا کہ میں نے گزشتہ خطبہ میں بھی کہا تھا کہ جلسے کا ماحول ایک خاموش تبلیغ کر رہا ہوتا ہے اور اس میں شامل ہونے والا ہر احمدی اور ہر کارکن ایک خاموش مبلغ ہوتا ہے۔تمام غیر مہمان یہ نظام دیکھ کر کہ خاموشی سے سب کام ایک دھارے میں بہتے چلے جا رہے ہیں۔کوئی پینک نہیں کوئی افرا تفری نہیں ہے کوئی سختی یا سخت کلامی نظر نہیں آتی کہیں بلکہ مسکراتے چہرے نظر آتے ہیں۔اب میں جلسہ کے مہمانوں کے بھی تاثرات پیش کرتا ہوں۔اس دفعہ کانگو کنشا سا سے سپیکر صوبائی اسمبلی بندوندو بونی فائنتو و بوشیوا صاحب پہلی بار جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے۔تینوں دن جلسہ کی مکمل کارروائی انہوں نے دیکھی۔جلسہ گاہ میں بیٹھ کر سنی۔نمازوں کے دوران بھی جلسہ گاہ میں رہتے۔ عالمی بیعت بھی دیکھی انہوں نے۔ یہ کہتے ہیں۔ یہاں ہر کوئی ایسے مل رہا ہے جیسے برسوں سے ایک دوسرے کو جانتا ہو۔پھر بینن کے وزیر داخلہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔میرے پاس الفاظ نہیں جن سے میں جلسے کے انتظامات کی تعریف کر سکوں۔ بہت عمدہ اور منظم جلسہ تھا۔میں نے جماعت کے لوگوں میں رضا کارانہ طور پر دوسروں کی خدمت کرنے کا غیر معمولی جذبہ دیکھا ہے۔ یہ جذبہ ہر احمدی کی روح کی غذا بن چکا ہے۔یہی وجہ ہے کہ آج جماعت احمدیہ ترقی کی راہ پر گامزن ہے پھر کہتے ہیں جماعت کی عالمی طاقت کا راز یہی ہے کہ جماعت کو ایک خلیفہ ملا ہوا ہے۔یوگنڈا کے ڈیفنس منسٹر ڈاکٹر کسپس چیونگا نے جلسے میں شمولیت کی۔ کہتے ہیں جلسے کی کیفیت کا نظارہ بیان سے باہر ہے۔ باقاعدہ دو دن جلسے کی کارروائی دیکھی اور نمائش بھی دیکھی۔ سب کچھ دیکھنے کے بعد کہنے لگے۔ان کی مجھ سے ملاقات بھی ہوئی تھی۔اس پر یہ کہنے لگے کہ اس قسم کا ڈسپلن تو دنیا کی کوئی آرمی بھی نہیں پیدا کر سکتی۔ نائیجیریا سے آنے والے وفد میں ایک ٹیلی ویژن کے ڈائریکٹر اسحاق صاحب تھے۔ کہتے ہیں جلسہ سالانہ کے تمام انتظامات انٹرنیشنل سٹینڈرڈ کے تھے۔ ائیر پورٹ سے رسیو کرنے سے لے کر جلسہ کے اختتام تک ہر پہلو سے تمام انتظامات بہترین تھے۔جلسہ کی تقاریر بہت عمدہ تھیں۔ میں نے پہلی مرتبہ عالمی بیعت کا نظارہ دیکھا۔ بہت ہی جذباتی نظارہ تھا۔اس نظارے نے میرے دل پر گہرا اثر چھوڑا۔ جلسہ سالانہ کے اجلاسات میں جب خلیفۃ المسیح موجود ہوتے تھے تو یہ نظارہ بہت روح پرور اور جذباتی ہوتا یہاں تک کہ میں اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکا اور میری آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے کہ کس طرح ہزاروں کی تعداد میں لوگ اپنے امام کے سامنے سر تسلیم خم کئے بیٹھے ہیں۔ایسا نظارہ میں نے زندگی میں کبھی نہیں دیکھا۔نائیجیریا سے ایک اخبار نیشنل مرر کے اسسٹنٹ ایڈیٹر سکینہ لوال صاحبہ آئی تھیں۔ کہتی ہیں کہ جلسہ سالانہ یو۔کے پر آکر احساس ہوا کہ جماعت کا ہر فرد ایک دوسرے سے پیار و محبت کا تعلق رکھتا ہے۔ ہر آدمی مسکرا کر ملتا اور ہر وقت ایک دوسرے کی مدد کے لئے تیار ہے۔ بیلجیئم کے شہر کے ٹرن ہارٹ کے وائس میئر اور کونسلر شامل تھے۔ کہتے ہیں کہ اسلام کے متعلق جو کچھ ہم نے میڈیا میں دیکھا تھا جلسے میں آکر بالکل اس کے برعکس دیکھا ہے۔ اسلام کا جو نقشہ آپ نے پیش کیا ہے وہی حقیقی اسلام ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام کی تعلیم بہت ہی پیاری ہے۔ بیلجیئم سے ایک زیر تبلیغ دوست شوبام میمد صاحب تھے کہتے ہیں کہ ایک لمبے عرصے سے احمدیت کا تعارف تھا اور پہلی مرتبہ احمدیوں کے جلسے میں شرکت کی ہے۔ جلسے میں جو تین دن گزارے اور سب کچھ دیکھا میں برملا کہتا ہوں کہ احمدیت ہی اسلام کی صحیح تصویر ہے۔ میں نے یہاں پر لوگوں کو سجدے میں روتے دیکھا ہے اس کا گہرا اثر ہے۔ مالٹا سے ایک صحافی ایوان باتولو صاحب آئے تھے۔ ٹی وی پر ایک پروگرام کی میزبانی بھی کرتے ہیں۔ تین سال سے جماعت سے ان کا تعلق ہے۔ انہوں نے میرا انٹرویو بھی لیا۔ خواہش تھی کہ انٹرویو لیں۔ کہتے ہیں کہ میرے لئے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی ہے کہ 125 سال میں جماعت نے اس قدر ترقی کی ہے کہ دنیا کے 206 ممالک میں جماعت قائم ہو چکی ہے۔ یہ یقیناً الٰہی تائید و نصرت کے بغیر ممکن نہیں۔

(باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان